Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ZIA ABBAS

10.1.1409 H

jabir.abbas@yahoo.com

گلشن عقیدت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد ضیاء عباس

گلشنِ عقیدت

ادیبِ عصر جناب نصیرؔ دہلوی

کی

نعتوں، منقبتوں، سلاموں اور رباعیات و قطعات و قصائد

کا

نادر و بے بہا مجموعہ

جو

اب تک نایاب تھا

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ۔ لاہور

قیمت ۱۲ روپے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چند تاثرات

از جناب ڈاکٹر مسعود رضا خاکی ایم - اے - پی - ایچ - ڈی

ادیبِ عصر سید نصیر امام نصیرؔ دہلوی اردو زبان و ادب کے اُن خدمت گزاروں میں سے ہیں جنہیں نہ ستائش کی تمنا ہے نہ صلے کی پروا۔ ستر برس کی عمر میں بھی نہایت خاموشی اور وضعداری کے ساتھ اپنے فرائضِ سخن کی ادائیگی میں معروف ہیں۔

۱۹۰۴ء میں ان کا ایک نو تصنیف مرثیہ (یہ کائنات قدرتِ حق کا کمال ہے) افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ لاہور سے شائع ہوا تھا، اس کے تعارف و تقریب کے سلسلے میں راقم الحروف نے سید صاحب موصوف کی شخصیت کے چند گوشے پیش کیے تھے، لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں جتنا زیادہ لکھا جائے اتنی ہی تشنگی محسوس ہوتی ہے اور سید نصیر امام زیدی بھی ایسی ہی ایک شخصیت ہیں۔

انہوں نے جس گھرانے میں جنم لیا وہ زبان و ادب کے سلسلے میں سعادتِ ازلی کا حامل تھا۔ ابوالقلم سید منیر حسین زیدی ان کے والدِ گرامی اور شمس الشعراء سید صغیر حسین زیدی شمسؔ انکے تم نامدار تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی نعتوں، منقبتوں، سلاموں، رباعیات اور قطعات کا ایک مجموعہ (جس کا عنوان گلشنِ عقیدت ہے) مجھے بھجوا دیا۔ یہ مجموعہ کئی ماہ سے میرے پاس ہے اور میں اپنی نااہلی کے ساتھ اضافی مصروفیات کے باعث اس کے بارے میں اپنے تاثرات قلمبند نہ کر سکا۔ سیّد صاحب کے پیہم تقاضوں کے باوجود مجھ میں یہ حوصلہ پیدا نہیں ہو سکا کہ میں اُن کے گلشنِ عقیدت کے بارے میں اپنی رائے پیش کر سکوں۔

یہ مجموعہ حسب ذیل نگارشات پر مشتمل ہے: نعتیں ۱۴، منقبتِ امیرالمومنینؑ (مسدس) ۳، منقبتِ امام حسنؑ (مسدس) ۱، منقبتِ امام حسینؑ (مسدس) ۱، منقبتِ امامِ زمانہؑ (مسدس) ۲، عیدِ غدیر کے عنوان سے (مسدس) ۱، عیدِ مباہلہ کے موضوع پر (مسدس) ۱، مظلوم کربلا امام حسینؑ کے عنوان سے (خمسہ) ۱، سلام کی ہیئت میں منقبتِ امام حسینؑ اور امامِ زمانہؑ ۲، سلام ۱۶، میلادِ امیرالمومنینؑ اور عیدِ غدیر کے موضوع پر رباعیات و قطعات ۲۶، میلاد و غیبتِ امامِ زمانہؑ کے موضوع پر رباعیات و قطعات ۳۲، مظلوم کربلا اور شہادتِ عظمیٰ کے موضوع پر رباعیات و قطعات ۴۰، متفرق قطعات ۱۷۔

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گلشنِ عقیدت

میں صرف وہ نگارشات نصیر شامل ہیں جو محافل ہائے میلاد اور مجالسِ عزا کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کلام پر تاریخ تصنیف و تحریر درج نہیں ہے اس لئے زمانی ترتیب سے تنقیدی مطالعہ ممکن نہیں ہے البتہ یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ مجموعۂ کلام کم و بیش نصف صدی کی فکر و نگارش کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

سیّد نصیر امام زیدی شعری اصناف کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں جن کی اس خوش سلیقگی کے ساتھ پاکیزہ خیالی و پاکیزہ نگاری کی نعمتیں، سعادت اور موروثی سیادت کا جوہر شامل ہے جس نے علمی صداقت اور تاریخی روایت کے ناقدانہ شعور کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر فکر و نظر اور لفظ و بیان کو عقیدت کا ایسا لباس عطا کیا ہے جس کو اگر تشبیہ دی جا سکتی ہے تو صرف لباسِ بہشت ہی سے دی جا سکتی ہے۔

سیّد نصیر امام کی نعتوں میں عشقِ رسولؐ کے حقیقی رچاؤ نے وہ کیفیت پیدا کر دی ہے جو محبت میں خود فراموشی کی منزل تک لے جاتی ہے۔ وارفتگی اور والہانہ پن کا ایک ایسا عجیب سا امتزاج اُن کے کلام میں نظر آتا ہے جس کی وضاحت کے لئے الفاظ نہیں ملتے البتہ وجدانی ادراک کے ذریعے صاحبانِ ذوق اس کا اندازہ لگا سکتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تڑپ تڑپ کے پکارا ہے یا رسولؐ اللہ ۔۔۔ شدید وقت گزارا ہے یا رسولؐ اللہ
نہ چین آتا ہے دم بھر نہ نیند آتی ہے ۔۔۔ عجیب حال ہمارا ہے یا رسولؐ اللہ
اُمیدِ دید میں مرنا بھی قلبِ مضطر کو ۔۔۔ ہزار جاں سے گوارا ہے یا رسولؐ اللہ

.... دیکھئے محبت کی تڑپ ہر منزل پہ فزوں سے فزوں تر ہوتی ہوئی شاعر کو کس مقام تک پہنچاتی ہے ؎

اجل سرہانے ہے آنکھوں میں دم ہے لب پہ نام ۔۔۔ تمھیں کسی نے پکارا ہے یا رسولؐ اللہ
نصیرؔ حسرتِ دیدار میں تڑپتا ہے ۔۔۔ غلام وہ تو تمہارا ہے یا رسولؐ اللہ

.... محبت کی یہ تڑپ اور لفظ و بیان کی سادگی و پرکاری جس میں محاورے اور روزمرہ کی شیرینی بھی شامل ہوتی ہے نصیرؔ دہلوی کی ہر نعت میں موجود ہے ؎

جان فرقت میں لب پہ آئی ہے ۔۔۔ میرے آقا تری دہائی ہے
ہم تو اُمیدوار ہیں اُس کے ۔۔۔ جو جھلک طور پر دکھائی ہے

بحر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی سیّد نصیر امام اپنے فکر و فن کے اظہار میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتے اسی کا اظہار طویل بحر میں بھی ہوتا ہے ؎

عشقِ احمدؐ میں دل تو روانہ ہوا، آہِ سوزاں کا بس کچھ دھواں رہ گیا
کوئے محبوب میں وہ تو سرمہ بنا، ہاتھ ملتا ہوا میں یہاں رہ گیا
وہ مدینے کی جانب چلے قافلے، کیسی حسرت سے میں بن کھڑا دیکھتا

وائے ناکامیاں، ہائے بدبختیاں، میں کہاں کو چلا تھا کہاں رہ گیا
داغِ ہجرِ نبیؐ میرے سینے میں تھا، کیا مزا خاک پھر ایسے جینے میں تھا
مرگیا، مٹ گیا نقشِ تربت مگر میری محرومیوں کا نشاں رہ گیا

سید نصیر امام صاحب کی نعتوں میں جہاں مضامین کی تکرار ہے وہاں اندازِ بیان کی بے ساختگی نے ایسی شگفتگی پیدا کر دی ہے کہ تکرارِ مضامین کا احساس ہی نہیں ہوتا - دوسری امتیازی خصوصیت سید صاحب کی نعتوں میں فصاحت و بلاغت ہے جس نے ان کی کہنہ مشقی اور فکر و فن کی پختگی کے ساتھ مل کر بڑی حکمت آمیز صورت اختیار کی ہے - اس میں بیشتر او وہ انداز تغزل ہے جو محبت کے والہانہ پن کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے لیکن یہ سید صاحب کی فکری اور فنی گرفت ہے جس نے تغزل کو پاکیزہ خیالی اور ادب و احترام کی حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیا -

نعتوں کی طرح منقبتوں میں بھی سید نصیر امام نے اپنے مخصوص رنگ کو برقرار رکھا ہے - مسدس میں بہاریہ اور ساقی نامہ محافلِ میلاد کی رعایت سے پیش کیا ہے - روزمرہ کی بے ساختگی، محاورے کی برجستگی، جذبات کی وارفتگی، اندازِ بیان کی شگفتگی، خیالات کی طرفگی جو سید نصیر امام کے کلام کی خصوصیات ہیں وہ کم و بیش ہر منقبت میں موجود ہیں لیکن ان خصوصیات کی کمی بیشی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی منقبت اُن کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتدائی دور کا ہے اور کوئی نسبتاً بعد کے زمانے کا ہے۔ یہ سید صاحب کی دیانت و امانتِ مزاج ہے کہ انھوں نے ابتدائی دور کے کلام کو اصلاح و ترمیم متواتر کے ذریعے فنی پختگی کے دور کے مطابق نہیں بنایا (جیسا کہ عام شعراء کیا کرتے ہیں) بلکہ جو نظم جس زمانے میں کہی گئی ہے اُسی رنگ و آہنگ میں اُسے برقرار رہنے دیا ہے۔ نذرِ مولودِ کعبہ کے عنوان سے دس دس بند کے تین مسدس ہیں۔

پہلے مسدس کا مطلع ہے ؎

کس قدر آج چمکتی ہوئی ہے صبحِ بہار   کس کی آمد ہے کہ سب لوگ ہوئے ہیں سرشار
ایسا لگتا ہے گلے ملتے ہیں یہ لیل و نہار   کس لئے کھل گئی ہے کعبے کی آغوشِ دیوار
دھوم کونین میں ہے کونسی ذات آئی ہے
گھر میں اللہ کے کیا کوئی برات آئی ہے

دوسرے مسدس کا مطلع ہے ؎

جمع پھر ہو گئے ہیں آج مودت والے   عرش سے آ گئے لو فرش پہ جنت والے
تیرا کیا کہنا ہوا شیر سے ہیبت والے   اے نبیؐ والے، خدا والے، امامت والے
کعبۂ دل تری آمد سے تو پُر نور ہوا
کفر کا جگ میں اندھیرا جو تھا کافور ہوا

تیسرے مسدس کا مطلع ہے ؎

[illegible] مسرت کی بہار آئی ہے   آج تو کعبہ پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے
[illegible] کی کشش کھینچ کے یاں لائی ہے   آج ہر پیر و جواں مرکزِ رعنائی ہے
جس کے عشاق تھے مشتاق وہ شب آ پہنچی
عید کی جان جو ہے تیرہ رجب آ پہنچی

[illegible] حسنی جو ماہِ رمضان کی پندرھویں تاریخ کی محفل کے لئے لکھا ہے [illegible] مطلع ہے ؎

[illegible] جب مژدۂ فرحت لایا   فاطمہؑ کے لئے سامانِ بشاشت لایا
[illegible] وہ فخرِ امامت لایا   اور نبی کے لئے اک جانِ رسالت لایا
فرش سے عرش سے دیوار سے در سے پوچھو
اس مسرت کو محمدؐ کے جگر سے پوچھو

[illegible] کے عنوان سے جو منقبت تیسری شعبان کی محفل کے لئے لکھی [illegible] مطلع ہے ؎

[illegible] مژدہ [illegible] لے کے آیا ہے   خدا نے آج خوشی کا یہ دن دکھایا ہے
[illegible] امامت کا گل لایا ہے   نبیؐ نے دوسرے لختِ جگر کو پایا ہے
یہ بدشگونی نہ سمجھیں کہ اشک بہتے ہیں
ہماری فرطِ مسرت کا راز کہتے ہیں

[illegible] مسدس اگرچہ سید صاحب کی مشقِ سخن کے ابتدائی ادوار کی نشاندہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن ان میں تاریخی حقائق اور روایات و عقائد کا رمزیہ انداز بھی ہے اور زبان و بیان کی دل نشینی بھی اپنی جھلک دکھاتی ہے۔ امام زمانہ کے حضور جو نذرانہ بصورتِ مسدس سید نصیر امام نے پیش کیا ہے وہ مذکورہ بالا کلام کی نسبت سے کسی حد تک بعد کے زمانے کا محسوس ہوتا ہے اس سلسلے کے دو مسدس ہیں۔ پہلے مسدس کا مطلع ہے ؎

بارھویں ہادی و سرور کی ہے آمد آمد — تیرہ معصوموں کے دلبر کی ہے آمد آمد
عرش پر تو مہِ انور کی ہے آمد آمد — فرش پر غیرتِ خاور کی ہے آمد آمد
عید دیکھیں اُدھر ہم تو ادھر دیکھیں گے
چاند وہ دیکھیں گے ہم رشکِ قمر دیکھیں گے

اس مسدس میں ۲۵ بند ہیں اور فکر و نظر کے ساتھ فصاحت و بلاغت کی کارفرمائی سابقہ مسدسوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ مسدس بعد کے زمانے کی تخلیق ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا جو مسدس بحضور امام زمانہ کے عنوان سے شامل ہے اس کا مطلع ہے ؎

منتظر کس کے لئے یہ دلِ بیتاب ہے آج — ہجر میں کس کے مری چشم یہ پُرآب ہے آج
کس لئے جمع یہاں مجمعِ احباب ہے آج — چودہ شعبان کی کیا یہ شبِ مہتاب ہے آج

نخلِ ایمان و تمنا میں ثمر آجائے
عید ہو جائے جو وہ رشکِ قمر آجائے

اس مسدس میں ۱۹ بند ہیں اور مضمون آفرینی پہلے مسدس کے مقابلے میں زیادہ ہے باقی تمام خصوصیات بھی پختہ تر انداز میں نمایاں ہوتی ہیں اس لئے زمانی ترتیب کے اعتبار سے یہ مسدس زیادہ بعد کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے۔

مسدس نگاری میں سید نصیر امام نے اگرچہ محافلِ میلاد کی رعایت سے بہاریہ اور ساقی نامہ اپنے ہر مسدس میں لانے کی کوشش کی ہے لیکن سابقہ تمام مسدس آخری دو مسدسوں کے مقابلے میں پھیکے پھیکے محسوس ہوتے ہیں ؎

عیدِ غدیر کے موضوع پر جو مسدس لکھا ہے اس کا مطلع ہے ؎

کیوں ... پہلے سی باقی نہیں ہے حبسِ ہوا — کیوں نظر آتے ہیں ہر سمت یہ سب نقش و نگار
کیوں گلے ملتے ہیں کہ آج عجب سلسلہ ہے — بات کیا ہے جو چلی آتی ہے تبریک کی پکار
کیا ہے آخر کہ جو یہ بات کھلے جاتے ہیں
لوگ آپس میں گلے کیوں یہ ملے جاتے ہیں

اس مسدس کا موازنہ اگر نذرِ مولودِ کعبہ کے عنوان کے تحت پہلے مسدس سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ در اصل عیدِ غدیر کے عنوان سے جو مسدس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے وہ مولودِ کعبہ والے مسدس کا نقشِ ثانی ہے۔ وہی بحر اور کسی حد تک خفیف سی تبدیلی کے ساتھ وہی الفاظِ مطلع بھی ہیں اکثر مضامین میں تکرار ہے لیکن نقاش نقشِ ثانی بہتر کشد نقاش اول کے مصداق سابقہ مسدس کا ہر مضمون اور ہر بند اس مسدس میں اکثر زیادہ نکھر کے سامنے آتا ہے۔ تعداد بند میں بھی اضافہ ہوا ہے اور ایک ہی انداز کے دو مسدس مجموعے میں شامل کرنے میں یہ رمز اور کنایہ بھی ہو سکتا ہے کہ نذرِ مولودِ کعبہ کے عنوان سے پہلا مسدس میلادِ امیرالمومنینؑ کے سلسلے میں ہے۔ سید نصیر امام زیدی نے ایک ہی ہستی کی ولادت اور ولایت کے معنوی فرق کو ایک ہی مسدس کے نقشِ اول اور نقشِ ثانی کے ذریعے نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ عیدِ مباہلہ کے موضوع پر جو مسدس ہے اس کا مطلع ہے ؎

جمع پھر ہو گئے ہیں آج مودت والے — یہ خدا والے نبی والے امامت والے
کہیں چھپتے ہیں چھپائے سے عقیدت والے — شکر صد شکر کہ مل بیٹھے ہیں جنت والے

بات بے بات پہ ہم ہیں کہ کھلے جاتے ہیں
گلے لگ جاتے ہیں ہم عید ملے جاتے ہیں

اس مسدس میں بھی ایک سابقہ مسدس کی بازگشت ہے یعنی نذرِ مولودِ کعبہ کے عنوان سے جو دوسرا مسدس اس مجموعے میں شامل ہے اس کا مطلع

یوں تھا ؎

جمع پھر ہو گئے ہیں آج مودت والے — عرش سے آ گئے ہیں فرش پہ جنت والے
تیرا کیا کہنا سوا شیر سے ہیبت والے — اے نبی والے خدا والے امامت والے

کعبۂ دل تری آمد سے تو پُر نور ہوا
کفر کا جگ میں اندھیرا تھا کافور ہوا

اس مسدس کو نقشِ اول کہا جا سکتا ہے اور عیدِ مباہلہ والے مسدس کو اس کا نقشِ ثانی کہہ سکتے ہیں۔ مضامین کا نکھار اور اسلوبِ بیان کا نکھرا ہوا انداز ارتقائی مدارج کی نشاندہی کرتا ہے اور غالباً اسی نشاندہی کے لئے سید صاحب نے یہ مسدس اپنے پہلے مسدسوں کے ساتھ مجموعے میں شامل کئے ہیں۔

قصیدہ نگاری کی جانب سید صاحب نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ اُن کے مجموعۂ کلام میں قصیدہ کے عنوان سے دراصل منقبت شامل ہے کلاسیکی قصیدہ یا جدید قصیدہ اُن کے کلام میں نظر نہیں آتا۔

سلام نگاری کی طرف سید صاحب کی طبیعت زیادہ مائل نظر آتی ہے اور قصیدہ کے عنوان سے جو منقبت انھوں نے پیش کی ہے اس میں بھی دراصل سلام نگاری ہی کا انداز نمایاں ہے البتہ حزنیہ اشعار کی نفی کر دی گئی ہے اور مدحیہ اشعار ہی پیش کئے گئے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام کی صنعت میں سید نصیر دہلوی نے نہ تو قدیم اسلوب اختیار کیا ہے اور نہ جدید رنگ کو اپنایا ہے بلکہ قدیم و جدید کے درمیان الگ طرز ایسی نکالی ہے جس میں قدیم اور جدید دونوں رنگ اپنی جھلک دکھاتے ہیں۔

سلام چونکہ غزل کی ہیـ[illegible]ں ہوتا ہے اور غزل کی جانب سید نصیر دہلوی طبعی طور پر میلان رکھتے ہیں اس لئے اُن کے سلاموں میں تغزل، تفکر، عقیدت، تاریخی دروں بینی اور غم کے امتزاج سے ایک ایسی خیال انگیز کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا اظہار الفاظ کے ذریعے ممکن نہیں ہے البتہ وجدان کے ذریعے اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔

سید صاحب کے کلام میں آمد ہی آمد ہے، آورد نہیں ہے، اس لئے صنائع اور بدائع کا شعوری استعمال اگرچہ زیادہ نظر نہیں آتا لیکن جہاں کہیں ایسی صورت نظر آتی ہے وہ غیر شعوری طور پر معرض وجود میں آگئی ہے۔ سید صاحب دہلی کی ٹکسالی زبان میں سہل ممتنع کے انداز میں روزمرہ اور محاورے کا بے تکلف استعمال کرتے چلے جاتے ہیں اور اسی روانی میں لفظی اور معنوی خوبیاں بھی آ جاتی ہیں، کہنہ مشقی کے سبب سنگلاخ زمینوں میں بھی اُنھوں نے اسی شگفتگی اور روانی

کو برقرار رکھا ہے جو عام اور شگفتہ زمینوں میں نظر آتی ہے۔

سلام نگاری میں بھی انیس و دبیر جیسے اساتذہ نے فن کی بلندی کا جو معیار قائم کر دیا تھا اس کو برقرار رکھنا ان کے بعد کے شعرا کے لئے ایک امتحانی صورت اختیار کر گیا۔ فن کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے نئے مضامین پیدا کرنا یا سابقہ مضامین کے نئے پہلو تلاش کرنا ایک بہت ہی دشوار منزل ہے جس سے ہر بڑے شاعر کو گزرنا پڑا ہے سید نصیر دہلوی بھی اسی منزل کے مسافر نظر آتے ہیں۔ سلام کے چند اشعار دیکھئے ؎

وقتِ رخصت باپ کو اکبرؑ کا مڑ کر دیکھنا
کربلا میں امتحانِ صبرِ سرور دیکھنا

غیظ میں عباسؑ کو اعدا نے دیکھا تو کہا
شیر کے بگڑے ہوئے میں آج تیور دیکھنا

پیرِ صد سالہ حبیب اور طفلِ شش ماہہ پسر
سیدِ مظلوم کے افرادِ لشکر دیکھنا

[illegible]حسینؑ ہے اعجاز کم نہیں ہوتا — عجیب غم ہے کہ جس غم کا غم نہیں ہوتا
[illegible]ب شے ہے محبت کا درد بھی توبہ — دوا سے اور بھی بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہیں جو ذکرِ شہِ تشنہ کام ہوتا ہے　　　وہ اشک آنے کا گویا پیام ہوتا ہے

ذکرِ شبیرؑ میں جس نے بھی بہائے آنسو
اپنے رومال میں زہراؑ نے چھپائے آنسو
دھو دیا نامۂ اعمال سیاہی نہ رہی
کام کس وقت میں کس طرح سے آئے آنسو
جوش میں رحمتِ حق آ گئی فوراً ہی نصیرؔ
دامنِ تر میں جو محشر میں نے دکھائے آنسو

سید صاحب کے سلاموں کے جو نمونے گلشنِ عقیدت میں موجود ہیں ان میں بھی فکر و فن کے ارتقا کی وہی کیفیت ہے جو اُن کی نعتوں میں یا مسدس کے نمونوں میں ملتی ہے۔ اگرچہ تاریخِ تصنیف درج نہیں ہے لیکن آسانی کے ساتھ یہ بتایا جا سکتا ہے کہ ابتدائی دور سے لے کر پختگیٔ فن کے زمانے تک کا نمونہ اُسی دیانت تحفظ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔

قطعات و رباعیات کے تحت مجالس و محافل کی رعایت سے الگ الگ عنوانات کے ساتھ متعدد قطعات شامل ہیں۔ سید نصیر دہلوی کے قطعات میں رباعیات کی طرح پہلے دوسرے اور چوتھے

مصرعے میں قافیہ اور ردیف کا التزام موجود ہے ؎

میرے مولا کا جہاں میں رُخِ انور چمکا
بُقعۂ نور بنا۔ کعبے کا ہر در چمکا
لوگ کہتے ہیں شرف خوب علیؑ نے پایا
میں یہ کہتا ہوں کہ کعبے کا مقدر چمکا

جذباتِ عقیدت اور دینی بصیرت کا جو انداز اس قطعہ میں ہے وہی ان کے تمام قطعات میں نظر آتا ہے۔

امامِ عصر کے حضور جو نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا ہے اس میں تغزل کا رنگ غالب ہے کیونکہ طولِ غیبتِ امام کے سبب ہجر و فراق کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور اسی مناسبت سے جذبات میں بے قراری نمایاں ہے۔

اے دلِ سوگوار کیا ہوگا　　　اس قدر بے قرار کیا ہوگا
وہ تو آئیں گے بس قیامت میں　　　حشر تک انتظار کیا ہوگا

نہیں جاتی مری اشکوں کی طغیانی نہیں جاتی
دلِ بیتاب کی پیہم پریشانی نہیں جاتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جھلک اب تو دکھا دیجیے یہ حالت ہوگئی صاحب
کہ مجھ سے اپنی صورت آپ پہچانی نہیں جاتی

مظلوم کربلا کے عنوان سے جو قطعات ہیں وہ مجالس عزا میں سلام یا مرثیہ پیش کرنے سے قبل پڑھنے کے لئے کہے گئے ہیں اور اسی انداز کے مضامین ان میں ملتے ہیں۔

غم حسینؑ کو مطلق بھی تو زوال نہیں — ازل سے آج تک ایسی کوئی مثال نہیں
حکومتوں کی بھی سب کوششیں ہوئیں بیکار — کماں کس کو کہیں گے جو یہ کمال نہیں

متفرق قطعات کے ضمن میں ایسے قطعات پیش کئے گئے ہیں جن میں عقیدے کی صحت حقیقت کے اظہار پر زیادہ زور دیا گیا ہے

آدم سے آدمی ہوا۔ انسان اور ہے
انسانیت کے واسطے پہچان اور ہے
دل اور زبان، شک و یقین ہیں الگ الگ
اسلام اور بات ہے ایمان اور ہے

بہ حیثیت مجموعی گلشن عقیدت کا یہ آخری حصہ بھی زبان و بیان کی وہی خصوصیات اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے جو ابتدائی یا درمیانہ حصے میں نمایاں ہیں۔ جذبات میں خلوص، عقیدت میں

وارفتگی، فکر میں پختگی، زبان میں روانی، بیان میں خوش سلیقگی تمام باتیں مل کر جب پاکیزہ خیالی کے بے لوث مثالی سانچے میں ڈھلتی ہیں تو ایسی مہک پیدا ہوتی ہے جس کے لئے حواس خمسہ جسمانی کے بجائے روحانی اور وجدانی ادراک کی ضرورت ہوتی ہے

آغا مسعود رضا خاکی

۱۷/۱/۸۲

ادیب عصر حضرت نصیر دہلوی

کا

نو تصنیف معرکۃ الآرا مرثیہ در بیانِ

سید الشہدا مظلوم کربلا

صاحبانِ ذوق کے اصرار پر شائع کر دیا گیا ہے

قیمت صرف ۲ دو روپے

ناشر افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ، لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانۂ عقیدت بحضور سرورِ کائنات

بزمین امیر مینائیؒ

نعت

اقدس و اطہر ہادی و سرور صلی اللہ علیہ وسلم
خلق کی دنیا خلق کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور سے پیدا نور ہویدا، ایک زمانہ آپ کا شیدا
وجہِ تجلی روئے منور۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حق کی تمنا خلق میں یکتا، نازشِ دنیا مالکِ عقبیٰ
رشکِ مسیحا۔ قدرتِ داور صلی اللہ علیہ وسلم

منبعِ عصمت مصدرِ رحمت، مرکزِ خلقت مظہرِ قدرت
باعثِ بخشش سید و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

درد کے درماں عیسیٰ دوراں سالکِ عرفاں واصلِ یزداں
مالکِ جنت ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ زماں ہیں عرش مکاں ہیں شاہِ شہاں اعجازِ بیاں
کس سے بیاں ہوں آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ رسالت کانِ امامت۔ جانِ ولایت بحرِ سخاوت
جس کی اطاعت فرض ہے سب پر صلی اللہ علیہ وسلم

بحرِ کرم ہیں خیرِ اُمم ہیں عرش قدم ہیں شاہِ ارم ہیں
فخر کناں ہے خالقِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

عرش کی زینت۔ فرش کی عزت۔ روح کی راحت قلب کی جنت
تاجِ رسالت۔ معدنِ جوہر۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حاملِ قرآں حاصلِ دوراں، رحمتِ یزداں، حیرتِ امکاں
کوئی نہیں ہے آپ کا ہمسر۔ صلی اللہ علیہ وسلم

درد جگر میں، اشک نظر میں، ناؤ بھنور میں، جان خطر میں
سب کی نگاہیں ایک نظر پہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دو جہاں کی آپ ہیں رحمت۔ لطف و کرم کی ایک نظر ہو
حالِ نصیرِ خستہ جگر پہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

جاں فرقت میں لب پہ آئی ہے
میرے آقا تری دہائی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رشکِ یوسف ترے قدم پہ نثار
ایک عالم ترا فدائی ہے
مجھ پہ اپنے کرم کی ایک نظر
میرا تو ہے۔ تری خدائی ہے
حسرتِ دید میں یہ عالم ہے
جاں پہ اب تو مری بن آئی ہے
ہم تو اُمید وار ہیں اُس کے
جو جھلک طور پر دکھائی ہے
مر نہ جاؤں کہیں میں فرقت میں
راہ کیوں اس قدر دکھائی ہے
آستانِ حضورؐ پر جا کر
میں ہوں اور در پہ جبہ سائی ہے
ہر طرف آپ ہی کا جلوہ ہے
جس طرف بھی نظر اُٹھائی ہے
نور کو دے دیا جسدِ خاکی
واہ کیا شانِ کبریائی ہے
شوقِ دیدار اُف معاذ اللہ

اِک قیامت سی دل پہ ڈھائی ہے
اُن کو نصیرؔ نے اپنی
درد رہ دل کی لگی سُنائی ہے

نعت

[illegible]یب کے پکارا ہے یا رسول اللہؐ
[illegible]قت گزارا ہے یا رسول اللہؐ
بنا کے رحمتِ ہر دو جہان بھیجا ہے
یہی تو ایک سہارا ہے یا رسول اللہؐ
[illegible]ل آپ سا کس کو ملا زمانے میں
[illegible] ہمارا ہے یا رسول اللہؐ
یہ عرش و فرش ملائک یہ جن وانس و ملک
تمہارا ایک اشارہ ہے یا رسول اللہؐ
[illegible]نصیب کہ اُمت ہم آپ کی ٹھہرے
کتنا ستارہ ہے یا رسول اللہؐ
اِدھر یہ بحرِ حوادث یہ سیلِ طوفاں ہے
اُدھر وہ دُور کنارہ ہے یا رسول اللہؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ چین آتا ہے دم بھر نہ نیند آتی ہے
عجیب حال ہمارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

پلِ صراط سے وہ مثلِ برق گزرے گا
تمہارا جس کو سہارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

حضور جلوہ فگن چشمِ دل میں رہتے ہیں
نظر نواز نظارہ ہے یا رسول اللہ ﷺ

اُمیدِ دید میں مرنا بھی قلبِ مضطر کو
ہزار جاں سے گوارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

تمہارے در کی تمنا میں دل نے رو رو کر
ہزار بار پکارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

اجل سرہانے ہے آنکھوں میں دم ہے لب پہ نام
تمہیں کسی نے پکارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

نصیر حسرتِ دیدار میں تڑپتا ہے
غلام وہ تو تمہارا ہے یا رسول اللہ ﷺ

نعت

ملائک ہیں محوِ ثنائے محمد ﷺ ہے خود ربِ اکبر فدائے محمد ﷺ

...ے رہی ہے سکوں ڈرے جی ہے مرے دل کو ہر دم ولائے محمد ﷺ
...ا ...علی خدا کی قسم ہے شہنشاہِ عالم گدائے محمد ﷺ
...قرآں میں جس کی کرے خود بشر کر سکے خود ثنائے محمد ﷺ
...عالم یہ جن و بشر سب بہت کم ہے یہ تو بہائے محمد ﷺ
...شب تھی معراج کی اللہ اللہ بلایا خدا نے چل آئے محمد ﷺ
...فایا جو محبوب اُن کو پسند آ گئی تھی ادائے محمد ﷺ
...ت کرے روزِ محشر خدا سے کوئی اور بھی ہے سوائے محمد ﷺ

پکارا تھا اُن کو جو رو رو کے تو نے
نصیر آ رہی ہے صدائے محمد ﷺ

نعت

...م وہ ہے محفلِ عرفاں کہیں جسے
مسند نشین وہ کہ دل و جاں کہیں جسے
...ترینِ خلقتِ یزداں کہیں جسے
...کن ترین عالمِ امکاں کہیں جسے
...لادت اُس کا ہے جو معدنِ وحی
ارشادِ حق زبان پہ قرآں کہیں جسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُمت پہ اُن کا ایسا کرم ہے خدا گواہ
سر جس سے اُٹھ سکے نہ وہ احساں کہیں جسے

ایماں کے دم سے مردہ دلوں کو جلا دیا
اُس نورِ حق نے عیسٰئ دوراں کہیں جسے

ہر قول و فعل جس کا ہو خالق کا قول و فعل
منشاءِ خدا کا وہ ایماں کہیں جسے

بالا خدا کی ذات ہے عرفان و فہم سے
ان کی ہی معرفت ہے کہ عرفاں کہیں جسے

ہے ایک آرزو کہ جھلک اُن کی دیکھ لیں
کوئی نہیں ہے اور کہ ارماں کہیں جسے

کچھ بھی نہیں تھا عالمِ لاہوت میں فقط
اک آپ کا تھا نورِ درخشاں کہیں جسے

ستر ہزار پردوں سے اُس نور کی جھلک
جلوہ خدا کا موسیِٰ عمراں کہیں جسے

ہر ہر نفس تھا عینِ عبادت خدا گواہ
ہر اک نظر وہ جلوۂ عرفاں کہیں جسے

معراج وہ کہ دیکھ کے چوتھے فلک سے ہی

قدرت خدا کی عیسیِٰ دوراں کہیں جسے

علاج مرے دردِ عشق کا
ہے دید بس حضور کی درماں کہیں جسے

آپ کے ارشاد پہ ہوا
ہے اُس سے دُور دُور کہ عصیاں کہیں جسے

کہدیں مسلماں وہ کیا بنے
ہو "منا اہلبیت" کہ سلماں کہیں جسے

نے جب کہ خلق کیا نور آپ کا
تھا اور کون محرمِ یزداں کہیں جسے

اور حبیب کے رازو نیاز تھے
معراج گویا قرب کا امکاں کہیں جسے

کبریا کہ منور ہیں دو جہاں
بزمِ کرم کی شمع فروزاں کہیں جسے

بے مثال کہ حیرت میں خلق ہے
دردِ آشنا جہاں کے وہ درماں کہیں جسے

جزا کا خوف غلاموں کو کیا نصیر
اُن کی حشر کا میداں کہیں جسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعت

یہ آج اوّلِ مخلوق و نور کی باتیں
ہیں گویا قدرتِ حق کے ظہور کی باتیں

بُراق بھیج کے بُلوایا اور پیام دیا
قریب آؤ کہاں تک یہ دُور کی باتیں

جھلک نہ کھائی تھی ستر ہزار پردوں سے
مگر زباں پہ ہیں اللہ کے نور کی باتیں

ہمیں ہو خوفِ قیامت ہمیں تو حسرت ہے
سنیں گے کانوں سے اپنے حضور کی باتیں

قلوب کیوں نہ منور ہوں بزمِ نورانی
کہ ہو رہی ہیں یہاں آج نور کی باتیں

کلام کس نے کیا کس کا نور چمکا تھا
سمجھنے والے سمجھتے ہیں طور کی باتیں

وہ رتبہ آپ نے پایا ہے بس خدا کی قسم
کہ تھک کے رہ گئیں عقل و شعور کی باتیں

میرے جذب کا عالم ہے نام سنتے ہی
زباں پہ آگئیں تحت الشعور کی باتیں

وظیفہ آپ کا رہتا ہے ذکر آپ کا ہی
کبھی سنیں تو دلِ ناصبور کی باتیں

مگن ہیں آپ کی باتوں میں اس قدر عشاق
کہ بارِ گوش ہیں جنت کی حور کی باتیں

ہمارے آپ ہیں رہبر ہم آپ کی اُمت
ہیں اس قبیل میں جائز غرور کی باتیں

تڑپنے لگتا ہے بے طور دل جو فرقت میں
کیا کرتا ہوں پہروں حضور کی باتیں

مرے ولائے محمد میں غرق ہے جو نصیر
جبھی تو کرتا ہے کیف و سرور کی باتیں

نعت

فخرِ عالم کا گھر مدینہ ہے — نور و رحمت کا در مدینہ ہے
دل میں ایسا بسا دیارِ حبیب — لب پہ شام و سحر مدینہ ہے
کچھ بھی نظر نہیں آتا — میرا تارِ نظر مدینہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مری آرزو تمہی ہو، مری جستجو تمہی ہو
یہ نصیرؔ در پہ آیا لئے کاسۂ گدائی

نعت

مجھے میرے آقا نہ ہرگز بھلانا　　مرے تو فقط تم، تمہارا زمانہ
دلِ زار کا بس یہی ہے فسانہ　　تمہاری ہی باتیں سنانا سُنانا
فقط آپ ہی کا مجھے آسرا ہے　　یہ گردش کا عالم یہ نازک زمانہ
بڑے جاں کے لالے جگر منہ کو آیا　　یہ ہے مختصر میرے غم کا فسانہ
مجھے در پہ اپنے بلا لیجیے۔ آقا　　وہی بس جہاں میں ہے میرا ٹھکانہ
دمِ واپسیں جب نہ مشکل ہوا سہل　　جمالِ مبارک دکھا کر جِلانا
جو مر جاؤں میں آستانِ نبیؐ پہ　　نہ در سے کوئی اُن کے مجھ کو اُٹھانا
جلالیوں مرے دین و ایمان یکسوں　　مئے حبِّ آلِ محمدؐ پلانا
ہو کوثر کے مالک تمہیں کیا کمی ہے　　پلانا لُٹانا ۔ لُٹانا ۔ پلانا
نہ لوٹاؤ گے مجھ کو پھر تم کبھی بھی　　اسی طور سے اپنے در پہ بلانا
ترے در تک آنا تھا سو آن پہنچا　　مجھے اب کہیں بھی نہ آنا نہ جانا
زمانے کی مجھ کو نہیں کچھ بھی پروا　　غلام اُس کا ٹھوکر میں جس کی زمانہ
نہیں جینے دے گی نصیرِ حزیں کو　　مری موت کا ہو گی فرقت بہانہ

نعت

جھلک سی دکھا کر تصور میں آ کر وہ کیوں چھپ گئے ہیں نظر آتے آتے
نہ ہو جائیں فرقت میں بے نور آنکھیں کہاں رہ گیا وہ قمر آتے آتے
شبِ ہجر آخر یہ کیوں کر کٹے گی سرِ شام آیا مرا دم لبوں پہ
کہیں بجھ نہ جائے چراغِ تمنّا بھڑک کر یہ وقتِ سحر آتے آتے
خدا کے لئے اب تو جلوہ دکھا دو مریضِ محبت کو آ کر جِلا دو
مرا دم لبوں پر بس اب آ چلا ہے بنی جاں پہ منہ کو جگر آتے آتے
بڑے چاؤ سے ہم نے اے ماہِ یثرب یہ نخلِ محبت کو سینچا ہے ہم نے
کہیں رہ نہ جائیں کلیجہ پکڑ کر گرے اُس پہ بجلی ثمر آتے آتے
نہ جانے یہ کب قافلے جا کے پہنچیں ثنائیں خدا جانے کب جاں میرا
گزر جاؤں گا میں تو بس جاں سے اپنی مرے غم کی تم تک خبر آتے آتے
تمنا تھی مجھ کو جھلک دیکھنے کی مگر روتے روتے یہ حالت ہوئی ہے
کہ آنکھوں میں خوں آن کر جم گیا ہے مسلسل یہ لختِ جگر آتے آتے
یہیں آ رہے ہیں یہ دل کہہ رہا تھا مری آنکھیں فرشِ سرِ رہگزر تھیں
خدا کے لئے کوئی مجھ کو بتا دے وہ کیوں رُک گئے ہیں اِدھر آتے آتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نصیرِ حزیں تجھ کو وہ اپنے در پر بلائیں گے اِک دن تو خود دیکھ لیجو
نہ ہو اس قدر بیقرار و ہراساں ہے آہوں میں آتا اثر آتے آتے

نعت

عشقِ احمد میں دل تو روانہ ہوا۔ آہِ سوزاں کا بس کچھ دھواں رہ گیا
کوئے محبوب میں وہ تو سرمہ بنا۔ ہاتھ ملتا ہوا میں یہاں رہ گیا
تھی کچھ ایسی ہی معراج کی انتہا۔ بس مقابل حبیب اور محبوب تھے
کوئی اور باقی نہ دُوری رہی۔ حجاب اِک فقط درمیاں رہ گیا
وہ مدینے کی جانب چلے قافلے۔ کیسی حسرت سے میں ہوں کھڑا دیکھتا
وائے ناکامیاں ہائے بدبختیاں میں کہاں کو چلا تھا کہاں رہ گیا
روزِ محشر جو آئے وہ شاہِ اُمم۔ دوڑ کر میں نے اُن کے لئے بس قدم
اُن کے قدموں کے صدقے میں جنت میں تھا وہ عصیاں کا بارِ گراں رہ گیا
ہائے بیت الشرف کی وہ بستی کہاں۔ نوبادل کی وہ ذاتِ اقدس کہاں
آ رہی ہے یہ دیوار و در سے صدا اب مکیں تو کہاں ہے مکاں رہ گیا
آئے چشمِ تصور میں اک بار یوں دل تصدق ہوا ہوش جاتا رہا
وہ ہی تصویر ہے اور وہی کیفیت۔ کچھ نگاہوں میں ایسا سماں رہ گیا

… اللہ وہ معراج کی رات تھی چومتے تھے قدم حور و جن و ملک
زیرِ نعلین پا جو کہ اُس شب نہ ہو کونسا تھا جو وہ آسماں رہ گیا
…ان و دل اور جگر میں نے قرباں کئے اک جھلک آپ کی دیکھنے کے لئے
اب بھی حاضر ہوں آنکھوں سے اس کے لئے کوئی باقی اگر امتحاں رہ گیا
…غِ ہجرِ نبی میرے سینے میں تھا کیا مزا تھا کہ پھر ایسے جینے میں تھا
مر گیا۔ مٹ گیا نقشِ تربت مگر میری محرومیوں کا نشاں رہ گیا
…صبا گر مدینے ہو جانا ترا میرے آقا سے اتنا تو کہہ دیجیو
دور قدموں سے اور دل میں حسرت لئے ایک پس ماندہ کارواں رہ گیا
…ن کھوتا تھا رو رو کے جو ہجر میں لے کے ارماں جا سویا وہ قبر میں
وہ نصیرِ جگر سوختہ اب کہاں۔ بس زبانوں پہ اُس کا بیاں رہ گیا

نعت

…ے صلِّ علیٰ دریا نبی اے تاجِ رسالت کیا کہنا
اے نورِ خدا سبحان اللہ۔ اے جانِ رسالت کیا کہنا
…و بھیجی سواری خدمت میں اور عرشِ بریں پر بلوایا
اللہ غنی یہ آپ کی ہے اللہ سے قربت کیا کہنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا آپ کے رتبے ہم سمجھیں کیا آپ کی ہستی ہم جانیں
حبیب ذکر بھی اے محبوبِ خدا ہو نہیں عبادت کیا کہنا
اے حاملِ قرآں صلِّ علیٰ اے حاصلِ دوراں صلِّ علیٰ
اے رہبرِ عالم صلِّ علیٰ اے رہبرِ اُمت کیا کہنا
اے سرورِ عالم شاہِ اُمم اے فرش نشین و عرش قدم
اے قاسمِ کوثر معنیٔ کُن اے مالکِ جنّت کیا کہنا
اک دھوم مچی ہے عالم میں یہ کس کی سواری آتی ہے
صف بستہ ملائک آتے ہیں یہ عظمت و شوکت کیا کہنا
ممدوحِ خدا مخدومِ جہاں منصورِ قلوب و راحتِ جاں
ایمان کا مخزن دل کی جِلا ہے آپ کی اُلفت کیا کہنا
اک آپ کی ہی وہ ہستی ہے، دل جس پہ تصدق ہوتے ہیں
عالم کے دلوں پہ یوں آقا تسخیر و حکومت کیا کہنا
ہر فعل ہو جس کا فعلِ خدا، ہر قول ہو جس کا قولِ خدا
اے شافعِ محشر بحرِ کرم اے منبعِ رحمت کیا کہنا
اے چشمۂ فیض و رحم و عطا اے مصدرِ جود و فضل و کرم
اے روحِ رسالت شانِ خدا اے ختمِ نبوّت کیا کہنا

روضے کی کروں جاروب کشی ان پلکوں سے اپنی میں جا کر
مل جائے نصیرِ عاصی کو گر ایسی سعادت کیا کہنا

نعت

ہر سو ہے صدائے صلِّ علیٰ یہ کس کا نظارہ ہوتا ہے
یثرب کی طرف کیوں رہ رہ کر اس دل کا اشارہ ہوتا ہے
وہ مہرِ نبوّت لو چمکا وہ نور کی بارش ہوتی ہے
ہر ذرّۂ عالم دم بھر میں اب عرش کا تارا ہوتا ہے
ہر گوش تمنا ہوتا ہے۔ ہر آنکھ کو سکتہ ہوتا ہے
دل جاں پہ تصدق ہوتا ہے جب ذکر تمہارا ہوتا ہے
اے رحمتِ عالم عرش نشیں کیا خوف ہمیں ہو محشر کا
دل شیر نہ ہو پھر کیوں اس کا تو جس کا سہارا ہوتا ہے
حوروں کو تمنا رہتی ہے غلمان تصدق ہوتے ہیں
جو آپ کا شیدا ہوتا ہے اللہ کا پیارا ہوتا ہے
جب قافلے یثرب جاتے ہیں حسرت سے کھڑے ہم تکتے ہیں
کچھ آپ سے تو پوشیدہ نہیں جو حال ہمارا ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے بحرِ عطا ہم پہ بھی نظرِ اک اپنے کرم کی کر دیجے
جیتے ہیں اسی اُمید پہ ہم اب ہم کو اشارہ ہوتا ہے
تم رشکِ جمالِ یوسف ہو بس ایک جھلک تجھے دیکھ لیں
سو جان سے مرنے والوں کو مرنا بھی گوارا ہوتا ہے
کب خاکِ درِ محبوب نصیر ان آنکھوں کا سرمہ بنتی ہے
کیا جانیے پورا یہ کب تک ارمان ہمارا ہوتا ہے

نذرِ مولودِ کعبہ

باب العلم مولائے کائنات

مسدّس

کس قدر آج مہکتی ہوئی ہے صبحِ بہار
کس کی آمد ہے کہ سب لوگ ہوئے ہیں سرشار
ایسا لگتا ہے گلے ملتے ہیں یہ لیل و نہار
کس لئے کھل گئی ہے کعبے کی آخر دیوار
دھوم کونین میں ہے کونسی ذات آئی ہے
گھر میں اللہ کے کیا کوئی برات آئی ہے

سجدۂ شکر کو بیتاب ہے یہ کس کی جبیں
رشکِ فردوس یہ کیوں بن گئی کعبے کی زمیں
بن بلائے ہی چلے آتے ہیں جبریلِ امینؑ
قلبِ مومن میں مسرت کی کوئی حد ہی نہیں
کیف و ارمان و مسرت کا ہے دنگل کیسا
آج مکے کے یہ جنگل میں ہے منگل کیسا

عقل حیراں ہے سماں ایسا نظر آیا ہے
گھر میں اللہ کے اک رشکِ قمر آیا ہے
نامِ اللہ سے مشتق وہ پسر آیا ہے
نخلِ اُمید میں یہ کس کے ثمر آیا ہے
ابنِ مریمؑ کو جو فرزندِ خدا کہتے ہیں
دیکھیں اس بچے کو یاں دیکھ کے کیا کہتے ہیں

پھیلی آغوشِ رسالت ہے بہلنے کے لئے
گود ماں فاطمہؑ جیسی کی مچلنے کے لئے
ختمِ مرسل کی زباں شیر اُگلنے کے لئے
اور اللہ کا گھر گھٹنیوں چلنے کے لئے
ایسا مولود نہ کیوں بولتا قرآں ہو جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ تعجب ہے جو وہ مرکزِ ایماں ہو جائے

جلتے ہیں دیکھ کے جو بھی اُنھیں جلنے دیجے
ان کو آغوشِ نبیؐ میں ذرا پلنے دیجے
سیف واژدر سے انھیں آپ بہلنے دیجے
راکبِ دوشِ نبیؐ کو ذرا چلنے دیجے
پھر کوئی بیٹھ کے کعبے میں خدائی تو کرے
دیکھیں حق تک کوئی بے انکے رسائی تو کرے

دل میں اُلفت نہ ہو ان کی تو عبادت بیکار
عمر بھر سجدے کریں ساری ریاضت بیکار
قربِ مرسل کی ہو کتنی ہی سعادت بیکار
لانا اسلام عبث اور امامت بیکار
جو انھیں چاہے اُسے کامل الایماں کر دیں
گھر کے خادم کو علیؑ چاہیں تو سلماں کر دیں

ساغر و خم میں یہ رنگین جو شے ہے ساقی
سانہ ہستی کی یہی ایک تو لے ہے ساقی
جان ہم دیتے ہیں جس پر یہی مے ہے ساقی
چودہ خم پی کے ہی دم لوں گا یہ طے ہے ساقی

شاہِ مرداں کی بڑی دھوم ہے میخواروں میں
مئے اُلفت کا ہوں شوقین خریداروں میں

کو یوں شوق سے پیتا ہوں کہ ظاہر ہے یہ
ن وہ دل بھی کوئی قیمت ہے۔ لو حاضر ہے یہ
ف شاعر مجھے کہتے ہیں، یہ شاعر ہے یہ
رف کو دیکھ کے منہ لگنے میں ماہر ہے یہ
عام رندوں کے لگے منہ یہ وہ کم ظرف نہیں
کس و ناکس جسے پی جائے یہ وہ برف نہیں

ی لے نا اہل جو بھولے سے تو ٹھنڈا ہو جائے
گر دکھاوے کو منافق پیئے اندھا ہو جائے
یک نے بیمارِ محبت پیئے اچھا ہو جائے
اس کو بچہ بھی اگر پی لے تو گویا ہو جائے
بزم میں جتنے یہاں ہیں وہ سبھی پیتے ہیں
ہم تو کیا اس کو ولی اور نبی پیتے ہیں

ی نے ڈھنگ سے اک نے تو دکھا کر پی لی
اک نے اغیار کی نظروں سے بچا کر پی لی
ایک نے چادرِ عصمت میں چھپا کر پی لی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک نے گھر میں نہ پی کعبہ میں جاکر پی لی
معترض کہتا ہے، لو شاہِ ہدیٰ نے پی لی
میں یہ کہتا ہوں کہ واللہ خدا نے پی لی

مسدس نذرِ مولودِ کعبہ

جمع پھر ہو گئے ہیں آج مودّت والے
عرش سے آگئے لو فرش پہ جنّت والے
تیرا کیا کہنا ہوا شیر ہے ہیبت والے
اے نبی والے خدا والے امامت والے
کعبۂ دل تری آمد سے تو پُر نور ہوا
کفر کا جگ میں اندھیرا جو تھا کافور ہوا

یہ عجب کعبے میں نایاب گہر آیا ہے
نور ہی نور ہے وہ رشکِ قمر آیا ہے
فاطمہ بنتِ اسد کا یہ جگر آیا ہے
ختمِ مرسل کی تمنّا کا ثمر آیا ہے
کعبہ بھی کھل اٹھا وہ راج دلارا آیا
فرش پہ آج تو وہ عرش کا تارا آیا

ت ہر دو جہاں شاہِ دیں رحمت کی قسم
ج کعبے میں بہار آئی ہے جنت کی قسم
وم اُٹھا ہے یہ دل میرا مسرت کی قسم
منیں کھل اُٹھے ہیں آپ کی اُلفت کی قسم
ساقیا ماہِ رجب کی ہے بہار آئی ہوئی
وہ پلا آج تو کوثر کی جو ہو لائی ہوئی

ل میں رہ جائے نہ پینے کا گلہ اے ساقی
رح کا پیشگی مل جائے صلہ اے ساقی
ح مردہ کو دوبارہ سے جلا اے ساقی
جام پہ جام تو بھر بھر کے پلا اے ساقی
ساقیِ فیض رسانِ عرب و روم ہے تو
بھول تو ہو نہیں سکتی ہے کہ معصوم ہے تو

یسری ہوتی ہی نہیں لا کہ دوبارہ لے لوں
ہو اجازت تو میں کوثر کا کنارہ لے لوں
جام پھر پینے پلانے کو میں بارہ لے لوں
جھوم کر میں ترے قدموں کا سہارا لے لوں
مست سب مجھ کو پکاریں ترا بندہ ساقی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جامِ اوّل پہ علیؑ نام ہو کندہ ساقی

بس اِسی نام کی تسبیح کئے جاؤں گا
ہو کے سرشار یہی نام لئے جاؤں گا
تیرے ہی نام کے صدقے میں جئے جاؤں گا
تو دیئے جائے تو واللہ پئے جاؤں گا

شرط پر یہ ہے کہ کعبے میں ہوں گا ساقی
زیرِ آغوشِ نبیؐ رہ کے جیوں گا ساقی

در پہ کعبے کے نبی گود ہیں پھیلائے ہوئے
جوق در جوق ملائک بھی ہیں سب آئے ہوئے
غالب کل کا لقب آپ تو ہیں پائے ہوئے
آئیے کعبے میں کل دہر پہ یوں چھائے ہوئے

ماہِ ایماں سے تو عالم میں اُجالا ہو جائے
در و دیوارِ حرم آپ کا ہالا ہو جائے

چار جانب سے ہو غل آئے علی آئے علیؑ
گیارہ انوار کو دامن میں چھپا لائے علیؑ
آج آغوشِ رسالت میں جو بچے جائے علیؑ
دوشِ احمد پہ نہ کل پہنچیں کہیں پائے علی

تھرتھری پڑ گئی اصنام میں جس کے ڈر سے
بُت شکن ہے یہ کہے دیتے ہیں تیور جس کے

...ہر سمت ہے اسلام کی شوکت تم ہو
...د نبی کہہ اُٹھے ہاں جانِ رسالت تم ہو
...ت کعبہ کی قسم کانِ امامت تم ہو
...ے سخی ابنِ سخی بحرِ شجاعت تم ہو

رہ گیا نام شجاعت کا جہاں میں تم سے
کُھل گیا بابِ امامت کا جہاں میں تم سے

...ے گلستانِ امامت کی کلی کیا کہنا
...ائبِ ختمِ رُسل حق کے ولی کیا کہنا
...اقف رازِ خفی اور جلی کیا کہنا
...ام اللہ سے مشتق ہے علیؑ کیا کہنا

خاتمِ مہرِ نبوت کا نگینہ تم ہو
ڈوبتے کے لئے واللہ سفینہ تم ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُسدّس

بحضورِ مولودِ کعبہ

دل میں ارمان و مسرت کی بہار آئی ہے
آج تو کعبہ پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے
اپنے مولا کی کشش کھینچ کے یاں لائی ہے
آج ہر پیر و جواں مرکزِ رعنائی ہے
جس کے عشاق تھے مشتاق وہ شب آپہنچی
عید کی جان جو ہے تیرہ رجب آپہنچی

کوئی کہتا ہے کہ مولائے جہاں آئیں گے
کچھ کا بیتابی سے کہنا کہ کہاں آئیں گے
سمتِ کعبہ کو اشارہ کہ وہاں آئیں گے
دعویٰ عشاق یہ کرتے ہیں کہ یاں آئیں گے
فرشِ رہ یاں تو ہوئی جاتی ہیں آنکھیں سب کی
جا نہیں قدموں پہ فدا ہونے کو پہنچیں کب کی

صدقے اُس شہ کے جو اللہ کے گھر میں آیا
شیر اللہ کا اور بنتِ اسد کا جایا

رسل کی زباں جس کی بنی ہو دایا
الق کرے ایمان کا ایسا پایا
قبلِ احمدؐ نہ شرف ایسا کسی نے پایا
بعدِ احمدؐ کے جو اعزاز علیؑ نے پایا

میں آسیہؑ و سارہؑ و بنتِ عمراں
رسولِ دوسرا کان میں دیں آکے اذاں
وحی جیائیں جسے آ آکے زباں
مولود نہ کس طرح ہو ناطقِ قرآں
ڈر ہے اللہ کے ہم تو انھیں کیا کہدیں گے
دیکھ پایا جو نصیری نے خدا کہدیں گے

آغوش میں کعبہ لئے لیتا ہے چھپا
لے ہیں اک سمت رسولؐ دوسرا
آکے ملائک انھیں کعبے سے اُٹھا
بنتِ اسد کہتی ہیں یہ کیا یہ کیا
فرش سے عرش پہ پھر لے چلے جنت والے
یاں تو رہتے ہی نہیں جیسے مودت والے

ا شیر نبی کا اسد اللہ ملا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غیظ کفار پہ آئے تو دے عالم کو ہلا
اور کرم اپنا دکھائے تو دے مُردے کو جِلا
ساقیا دَور میں کیا دیر ہے پی اور پلا
مئے اُلفت کا تری آج تو وہ دور چلے
جھوم کر رند کہیں اور چلے۔ اور چلے

جامِ اُلفت کا ہے ہاتھوں میں نبی پیتے ہیں
لے کے احمدؐ کی زباں منہ میں علیؑ پیتے ہیں
گھر میں اللہ کے حبِ حق کے ولی پیتے ہیں
ایسے موقع پہ تو واللہ سبھی پیتے ہیں
مردہ دل جی اُٹھے پھر سینے میں ارماں لیکر
آج زاہد بھی چلے پینے کا ساماں لیکر

بے پئے آج تو ممکن نہیں جینا ساقی
سال میں ایک تو آتا ہے مہینہ ساقی
کہنہ سے کہنہ نکال اب تو دفینہ ساقی
آج بہتر ہے عبادت سے بھی پینا ساقی
شرط پر یہ ہے پئے کعبے کے اندر رہ کے
لب پہ ہو نام علیؑ رند جو پی کر بہکے

بلہ ہونے پہ بھی کعبہ مرا میخانہ بنے
ہو امامت کی جھلک جس میں وہ پیمانہ بنے
ت شکن آگیا اب کعبہ نہ بتخانہ بنے
ب حیدر میں ہر اک رند بھی مستانہ بنے
جامِ اول پہ علیؑ نام ہو کندہ ساقی
رند سب مجھ کو پکاریں ترا بندہ ساقی

رق ایسا ہوں محبت میں نہ کچھ ہوش رہے
ح سے تیری نہ غافل ہوں یہی جوش رہے
زباں ہی نہ رہے اس سے جو خاموش رہے
گر نہ سودا ہو ترا سر نہ سرِ دوش رہے
موت آجائے اسی شغل میں ارماں یہ ہے
تیری بخشش کا نصیرؔ ایک ہی ساماں یہ ہے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسدسِ حسنی

یہ مہینہ بھی عجب مژدۂ فرحت لایا
فاطمہؑ کے لئے سامانِ بشاشت لایا
مرتضیٰؑ کے لئے وہ فخرِ امامت لایا
اور نبیؐ کے لئے اک جانِ رسالت لایا
فرش سے عرش سے دیوار سے در سے…
اس مسرت کو محمدؐ کے جگر سے…

عرش سے فرش پہ مولائے حسنؑ آئے ہیں
نورِ حق سبز قبا غنچہ دہن آئے ہیں
غیرتِ شمس و قمر رشکِ چمن آئے ہیں
بلکہ یوں کہیئے شہنشاہِ زمن آئے ہیں
گود میں حوروں کے وہ راج دلارے آ…
فخرِ حق عرش امامت کے ستارے آ…

کیا بیاں آپ کے آقا ہوں بھلا وصف و کمال
اِنس و جن سے تو رقم ہوتے ہیں واللہ محال

…ن تھا آپ کا یوسفؑ کا وہ ہمشکل جمال
…کا خلق زمانے کے لئے ایک مثال

آپ وہ چادرِ تطہیر عبا ہے جس کی
منتظر حکم کی مرضیِ خدا ہے جس کی

…حق ہیں تو ایمان کی تنویر ہیں آپ
…نیں اس ہیں کہ قرآن کی تفسیر ہیں آپ
…ب وجد کی ہر طرح سے تصویر ہیں آپ
…وں کی تو لاریب کہ تقدیر ہیں آپ
آپ کے لطف و کرم کی جو نظر ہو جائے
غم نصیبوں کی کٹے رات سحر ہو جائے

…ہے وہ مایۂ صد ناز ہیں آپ
…اب کے بجا نائب و دمساز ہیں آپ
…ں کیا کرتا ہے وہ جانباز ہیں آپ
…جانے کہ اللہ کا کیا راز ہیں آپ
بے شبہ عرش امامت کے قمر آپ ہیں آپ
ختم مرسل کی دعاؤں کے ثمر آپ ہیں آپ

…کس کو زمانے میں میسر ملتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسدّسِ حسنی

یہ مہینہ بھی عجب مژدۂ فرحت لایا
فاطمہؑ کے لئے سامانِ بشاشت لایا
مرتضیٰؑ کے لئے وہ فخرِ امامت لایا
اور نبیؐ کے لئے اک جانِ رسالت لایا
فرش سے عرش سے دیوار سے در سے پوچھو
اس مسرت کو محمدؐ کے جگر سے پوچھو

عرش سے فرش پہ مولائے حسنؑ آئے ہیں
نورِ حق سبز قبا غنچہ دہن آئے ہیں
غیرتِ شمس و قمر رشکِ چمن آئے ہیں
بلکہ یوں کہیئے شہنشاہِ زمن آئے ہیں
گود میں حوروں کے وہ راج دلارے آئے
فخرِ حق عرشِ امامت کے ستارے آئے

کیا بیاں آپ کے آقا ہوں بھلا وصف و کمال
اِنس و جن سے تو رقم ہوتے ہیں واللہ محال

عکس تھا آپ کا یوسفؑ کا وہ بے مثل جمال
آپ کا خلق زمانے کے لئے ایک مثال
آپ وہ چادرِ تطہیر علیہ ہے جس کی
منتظر حکم کی مرضیٔ خدا ہے جس کی

مرکزِ حق ہیں تو ایمان کی تنویر ہیں آپ
شک نہیں اس میں کہ قرآن کی تفسیر ہیں آپ
اور اب وجد کی ہر طرح سے تصویر ہیں آپ
ہم غلاموں کی تو لاریب کہ تقدیر ہیں آپ
آپ کے لطف و کرم کی جو نظر ہو جائے
غم نصیبوں کی کٹے رات سحر ہو جائے

فخرِ خالق کو ہے وہ مایۂ صد ناز ہیں آپ
اپنے اب کے بخدا نائب و دمساز ہیں آپ
ناز ایماں کیا کرتا ہے وہ جانباز ہیں آپ
بندہ کیا جانے کہ اللہ کا کیا راز ہیں آپ
بے شبہ عرشِ امامت کے قمر آپ ہیں آپ
ختمِ مرسل کی دعاؤں کے ثمر آپ ہیں آپ

آپ سا کس کو زمانے میں میسر ملتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توبہ توبہ یہ کسے لختِ جگر ملتا ہے
صرف معصوم کو یہ نورِ نظر ملتا ہے
یہ امامت کو رسالت کا ثمر ملتا ہے

آپ پر انس و ملک ناز کیا کرتے ہیں
اور نبی دیکھ کے دن رات جیا کرتے ہیں

اے خوشا بخت نبی ناز اٹھانے والے
گود میں حیدرِ کرارؑ کھلانے والے
جھولا جبریلِ امیں آ کے جھلانے والے
نور ہی نور ہوں کل جس کے گھر لانے والے

زلفِ محبوبِ خدا عدہ ہے عناں ہو جس کی
اور لاریب کہ جاگیر جناں ہو جس کی

دین و ایمان کی لاریب کہ شوکت تم ہو
کوئی شک ہی نہیں اللہ کی رحمت تم ہو
جاں امامت کی تمہی درجِ رسالت تم ہو
بلکہ یوں کہیے کہ اللہ کی رحمت تم ہو

احمدؐ و حیدرؑ و زہراؑ کے دل و جان ہو تم
رشک کرتے ہیں ملائک بھی وہ انسان ہو تم

اپنے مداح کو یہ آج صلا دیں مولےٰ
جاں بلب ہوں مجھے اس طرح جِلا دیں مولےٰ
تشنہ لب ہوں مجھے اک جام پلا دیں مولےٰ
یا گنہگار مجھے کوثر کا دلا دیں مولےٰ

آپ کے صدقے میں اس طرح سے پھر دو چلے
جھوم کر رند کہیں اور چلے اور چلے

مئے الفت بھی عجب کیف کی شے ہے ساقی
تازہ ایمان ہو جس سے یہ وہ مے ہے ساقی
جو وہ خم پی کے ہی دم لوں گا یہ طے ہے ساقی
نازِ ہستی کی یہی ایک تو لے ہے ساقی

اس سے بہتر کہیں ہو سکتی ہے جنت کی شراب
میں جو جنت میں پیوں گا تو مودت کی شراب

اصل ایمان ہے جنت کی بشارت یہ ہے
بادہ نوشی نہ کہو عینِ عبادت یہ ہے
صاف قرآن میں ہے اجرِ رسالت یہ ہے
ظرف پر چاہیے پینے کو قیامت یہ ہے

یہ عجیب بات ہے کم ظرف کو جچتی ہی نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم بچانا بھی اگر چاہیں تو بچتی ہی نہیں
یہ وہ مے ہے کہ طبیعت ہی کبھی سیر نہ ہو
شیر دل تجھ سا پلائے تو جگر شیر نہ ہو
ساقیا جان چلی دیکھئے اب دیر نہ ہو
خیر گر دیر بھی ہو جائے تو اندھیر نہ ہو
سیر ہو جائے نصیر اتنی پلا دیں مولا
جاں بلب آیا ہے یوں اس کو جلا دیں مولا

مسدّسِ حسینی

یہ ماہ مژدۂ پُر نور لے کے آیا ہے
خدا نے آج خوشی کا یہ دن دکھایا ہے
سدا بہار امامت کا نخل لایا ہے
نبی نے دوسرے لختِ جگر کو پایا ہے
یہ بدشگونی نہ سمجھیں کہ اشک بہتے ہیں
ہماری فرطِ مسرت کا راز کہتے ہیں

یہ طفل کون ہے۔ ہم آپ اس کو کیا جانیں
یہ ذات وہ ہے کہ اللہ و مصطفےٰ جانیں
پلے ہیں گود میں جن کی وہ طاہرہ جانیں
بس ان کا رتبہ حسنؑ اور مرتضےٰ جانیں
جنھوں نے دوشِ نبی پر مچلتے دیکھا ہے
پدر کے نقشِ قدم پر بھی چلتے دیکھا ہے

یہ لختِ فاتحِ بدر و حنین آیا ہے
جنابِ سیدہ کا۔ نورِ عین آیا ہے
رسولؐ کہتے ہیں ہاں دل کا چین آیا ہے
حسینؑ مجھ سے ہے میرا حسینؑ آیا ہے
طلب جو حق کرے جان و جگر تو دیدوں گا
اسے نہ دوں گا میں اپنا پسر تو دیدوں گا

یہی پسر شہِ کونین کا دلارا ہے
یہ وہ ہے عرشِ الٰہی کا جو ستارا ہے
یہی تو حیدرؑ و زہراؑ کو جاں سے پیارا ہے
یہی تو اُمتِ عاصی کا اک سہارا ہے
یہ شکم سے ہے تو نبیؐ نے کہا میں حسینؑ سے ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ میرا ہے مجھ سے تو میں حسین سے ہوں

عجیب شان کا بچہ ہے یہ خدا رکھے
کہ جس کا نام بھی رکھے تو کبریا رکھے
سمجھ کے جان جسے فخر انبیاء رکھے
وہ ناز کون سے تھے حق نے جو اٹھا رکھے
قیام پشت پہ گر وہ دم نماز کرے
نبیؐ اٹھا نہ سکیں پر خدا بھی ناز کرے

نبیؐ کی زلفِ مبارک بنے عناں جس کی
زباں سے ختمِ رسل کی ملے زباں جس کی
نبیؐ کے صبر کی رہزن بنے فغاں جس کی
خدا کی شان کہ مشتاق ہو جناں جس کی
کلیدِ خلد اگر ہے اسی کی الفت ہے
کہ یہ وہ ذات ہے سردارِ اہلِ جنت ہے

یہ مسکرائیں تو صحرا و دشت کھِل جائیں
بِسور دیں تو زمین و زمان ہل جائیں
نبیؐ کے ہونے فدا جان اور دل جائیں
اٹھائیں گود میں احمدؐ جو مشتعل جائیں
جو روٹھ جائیں نبیؐ ان کو خود منانے آئیں
جو گر پڑیں تو ملک عرش سے اٹھانے آئیں

خوشا نصیب نبیؐ کے جناب کو پایا
اک اور لختِ دلِ بوتراب کو پایا
حسن کے آج برابر جواب کو پایا
بہشت والوں کے عینِ شباب کو پایا
رضا و صبر میں واللہ بے نظیر ہیں آپ
ہر اک اڑی میں ہماری تو بس نصیر ہیں آپ

حسینی بزم ہے ساقی تو کیوں یہاں نہ پیوں
مقام کوئی نہیں وہ کہ میں جہاں نہ پیوں
کیا ہے جب کہ مسرت نے پھر جواں نہ پیوں
کہاں پیوں مری جانے بلا کہاں نہ پیوں
مئے ولا مجھے پینے سے کوئی ٹوک تو لے
میں کربلا چلا پینے کو کوئی روک تو لے

جو ضد میں آؤں تو منبر پہ میں دکھا کے پیوں
ثواب جبکہ سمجھتا ہوں کیوں چھپا کے پیوں
میں کربلائے معلّیٰ میں ڈگڈگا کے پیوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرور کے لئے خاکِ شفا مِلا کے پیئیں
امام باڑے میں درِ آئنہ آکے پی جاؤں
خدا کے گھر میں مصلّے بچھا کے پی جاؤں

نہ پی ہو جس نے وہ بدبخت کیا مزا جانے
وہ ذکر کو کہے بدعت اسے قضا جانے
نہ مجھ سا رِند پیئے جو کہ کیمیا جانے
مئے وِلا سے وہ جلتا ہے کیوں خدا جانے

جِلا جو کرتی ہے ایمان پر یہی مے ہے
جَلاتی ہے مجھے ہر آن پر یہی مے ہے

جو پی لے تو بھی تو پھر دل کا کھوٹ ڈھل جائے
حسینی بزم میں آنکھوں سے سر کے بل جائے
ولائے حضرتِ شبّیرؑ اپنا پھل پائے
نہ کھائے ٹھوکریں فردوس میں جگہ پائے

ہر ایک سمت سے چھائی گھٹا ہو رحمت کی
پلائیں ساقیِ کوثر شراب جنت کی

شراب وہ جسے پی کر گنہگار نہ ہو
سرور وہ ہو کہ جس کا کبھی خمار نہ ہو

وہ کیفِ سرمدی جس کا کوئی اُتار نہ ہو
گھڑی ہو دورِ خزاں داخلِ بہار نہ ہو

وہ رنگ جس پہ کہ قربان حور ہو جائے
وہ جامِ نور کہ دل رشکِ طور ہو جائے

دم کے ساتھ ہے واللہ مجتبیٰؑ کی قسم
ہی ہے جان بھی ایماں بھی مرتضیٰؑ کی قسم
ہے اعتراض عبث روحِ مصطفیٰؐ کی قسم
مئے وِلا تو نہ چھوٹے گی اب خدا کی قسم

نصیرؔ قبر میں بھی چین سے پیئے تو سہی
بہشت میں شہِ کونین سے پیئے تو سہی

قصیدہ۔ حسینؑ ابنِ علیؑ

ہر طرف بھینی عجب خوشبو بسی ہے آج پھر
کیا امامت کی کلی تازہ کھلی ہے آج پھر
وہ نوشوں میں غضب کی کھلبلی ہے آج پھر
عید میلادِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے آج پھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لے کے منہ اپنا سا تو بہ جا رہی ہے آج پھر
شیخ سے بگڑی ہے ساقی سے بنی ہے آج پھر

لاڈلا سر چڑھنے والا اور کیا آیا کوئی
کس لیئے بیتاب سا دوشِ نبی ہے آج پھر

مان لوں کیونکر گلستاں میں نہیں آئی بہار
رندو ناصح میں یہ آخر کیوں چلی ہے آج پھر

آرزوئے دید مجھ کو سوئے کوئے اہلِ بیت
کیسی بیتابی سے تو بہ لے چلی ہے آج پھر

نور ساطع ہو رہا ہے فاطمہؑ کے گھر سے یوں
کہ ضیائے شمس بھی شرما گئی ہے آج پھر

گلشنِ زہرہ میں کیا کوئی حسین غنچہ کھلا
گلستاں میں کیوں صبا اترا رہی ہے آج پھر

سر نہیں سجدے سے اٹھتا خوش ہیں محبوبِ خدا
کوئی دولت اُن کو ایسی ہی ملی ہے آج پھر

آسماں سے لا کے اک نخلِ امامت کا ثمر
سیّدہ کی گود حوروں نے بھری ہے آج پھر

کون سے گلفام کی آمد ہے ساقی آج یاں

کیوں اُتاری تو نے شیشے میں پری ہے آج پھر

پیئے ہی ہو گیا مخمور بھی مدہوش بھی
آنکھ یوں ساقی کی آنکھوں سے لڑی ہے آج پھر

جاں بلب ہیں دل تنگ آئیے اب تو کرم فرمائیے
رات بھر روتی رہی ہے اور جلی ہے آج پھر

کس کی آہ کا تجھے ہے اس ستم کا انتظار
کیوں نصیر آخر تجھے یہ بے کلی ہے آج پھر

ماہ نیمہ شعبان

صاحب العصر

فلک پہ چودھویں کا چاند مجھ کو جو نظر آیا
نہ جانے نقشِ اُلفت میرے دل کا کیوں اُبھر آیا

اٹھی اک ہوک سی دل میں گرے کچھ آنکھ سے آنسو
کسی کی یاد یوں آئی کہ بس منہ کو جگر آیا

سنا تھا نیمے میں دریائے کرم ہے جوش میں اُنکا
عریضہ میں نے لکھا اور غرقِ آب کر آیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا منکر نے ہنس ہنس کر یہ آخر کیا کیا تو نے
بندھائی دل نے ڈھارس تیرا ارماں اب کے بر آیا

مگر اک الجھن سی پیدا ہو گئی پھر بھی طبیعت …
یہ دھڑکا ہے اگر وہ مثلِ میت پھر اُٹھ …

یہی دگدا ہے عزت پہ نہ میری آج بن جائے
میں پانی پانی ہو جاؤں گا منکر گر ادھر آیا

ہے دم سے آپ کے قائم زمیں پانی پہ آ …
جو ارماں کے صدف میں اب نہ مقصد کا گ …

سفینہ غرق ہو جائے گا ارماں اور حسرت کا
بہے گا اشک کا طوفاں جو دل کم بخت بھر آیا

نصیرؔ تشنۂ دیدار کو سیراب کر دیجئے
قیامت رات تھی مر مر کے ہنگامِ سحر آیا

مسدس صاحب العصرؑ

لیجئے آ گئی ہے چودھویں شعبان کی شب
تیرہ معصوموں کے والد ہے ارماں کی شب

… دھویں نور کی ہے آج تو سامان کی شب
… ں حسرت میں بھلا کب ہے یہ ارمان کی شب

تیری آمد کا تری دید کا یوں جوش رہے
نہ خبر ہی رہے اپنی نہ مجھے ہوش رہے

… س میں تو شک ہی نہیں صبح کو آئیں گے ضرور
صادق القول کے فرزندِ گرامی ہیں حضور
کیونکہ آنکھیں مری دیکھیں گی جمالِ پُر نور
من گھڑت کوئی کہانی تو نہیں قصۂ طور

یہ تو قرآن میں کل واقعہ مذکور ہوا
موسیٰ بیہوش ہوئے جل کے بھسم طور ہوا

کچھ بھی ہو آرزوئے دید نہیں جانے کی
حد تو ہو گئی ہی کوئی دید سے ترسانے کی
حشر تک بھی تو طبیعت نہیں اُکتانے کی
زندگی اب تو یہی ہے ترے پروانے کی

جان کے خوف سے عاشق کوئی ڈر جائیں گے
اور کیا ہو گا یہی تو نا۔ کہ مر جائیں گے

ہجر میں جی کے ہی کیا خاک کریں گے سرکار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مر کے ہی دیکھنا قسمت میں اگر ہے دیدار
مرنے والوں کو نہیں مرنے سے ہرگز انکار
شرط پر یہ ہے کریں دید کا ہم سے اقرار
ہم کو گر مصحفِ پُر نور دکھایا تم نے
اپنے مرنے کو یہ سمجھیں گے جلایا تم نے

اُن میں سے ہم نہیں جو کیفیتِ شک میں ہے
جہاں شیطاں نے بہا ڈالا اُسی سمت بہے
کبھی ظلمت کی طرف نار کی جانب میں گئے
ہم کو غیبت پہ یقیں ہے کوئی کچھ لاکھ کہے
ہم نے اللہ کو بن دیکھے ہوئے مان لیا
قائم آلِ محمدؐ کو بھی پہچان لیا

ان کو اللہ کی پنڈلی دے جہنم میں دھکیل
ہاتھ میں اُن کی ہو شیطان کے واں اُن کی نکیل
ہم کو کیا اُن سے خدا کو بھی جو سمجھے اک کھیل
بزمِ اربابِ مودت میں وہ قطعاً بے میل
ان کو اللہ کے دیدار کی حسرت رہ جائے
ہم غلاموں کی مگر حشر میں عزت رہ جائے

اک جہاں نے ترے صدقے میں ہے عزت پائی
ماہِ شعبانِ معظم ہوا عظمت پائی
عرش نے تیرے قدم چُومے تو رفعت پائی
سب سے بڑھ کر ہے ہمیں تیری مودت پائی
ہم غلامی کا تری شاہی سے سودا نہ کریں
بادشاہی بھی ملے ہم کو توحاشا نہ کریں

بادشاہی کے عوض تیری مودت دے دوں
گویا دوزخ کے عوض ہاتھ سے جنت دے دوں
خوب! دنیا کے عوض دین کی نعمت دے دوں
کوئی زحمت کے عوض ایسی یہ رحمت دے دوں
شاہ سے در کا ترے ایک گدا بہتر ہے
ہفت اقلیم سے بھی تیری ولا بہتر ہے

آج عشاق کی محفل میں بہار آئی ہے
دل پہ جذبات کی اس وقت گھٹا چھائی ہے
مدح گوئی کی کشش کھینچ کے یہاں لائی ہے
بزم میں آپ کے دم سے ہی یہ رعنائی ہے
پڑھ رہے ہیں جو درود آپ پہ ہم یاں آکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رحمتِ حق کو جگاتی ہیں صدائیں جاکر

کوئی کہتا ہے کہ مولا سے جہاں آئیں گے
کچھ کا بیتابی سے کہنا کہ کہاں آئیں گے
سمتِ حضرہ کو اشارے کہ وہاں آئیں گے
دھونی عشاق یہ کرتے ہیں کہ یاں آئیں گے

فرشِ رہ یاں تو ہوئی جاتی ہیں آنکھیں سب کی
جانیں قدموں پہ فدا ہونے کو بے چین کب کی

آج اپنا رُخِ پُر نور نہ دکھلائیے گا
وعدۂ حشر پہ کب تک ہمیں بہلائیے گا
ہم غلاموں سے کہاں تک بھلا چھپ جائیے گا
جان فرقت میں نکل جائے گی جب آئیے گا

آرزو دید کی یوں بھی کبھی رد ہوتی ہے
انتظار اپنی جگہ ہے۔ مگر حد ہوتی ہے

اجی ہاں اے ساقیِ کوثر کے پسراب تو آ
بختِ خفتہ کو ذرا آکے خدارا تو جگا
آج اس بزم میں جھرمٹ ہے ترے رندوں کا
خوب جی بھر کے ملے۔ پہلے تو پی اور پلا

پھر ہمیں عشق کی اک ایسی نماز ہو جائے
درِ جنت ترے رندوں کے لئے باز ہو جائے

بے پئے آج تو ممکن نہیں جینا ساقی
سال میں ایک تو آتا ہے مہینہ ساقی
کہنہ سے کہنہ نکال اب تو دفینہ ساقی
آج تو عینِ عبادت ہے یہ پینا ساقی

کس کی سُنتے ہیں بھلا اور جماعت کیسی
مے وِلا کی نہ ترے پی تو عبادت کیسی

میں تو میخانہ بکف رہتا ہوں ہر دم ساقی
دل سے بس ہو تری اُلفت نہ ذرا کم ساقی
کوئی دنیا کا مجھے اب نہیں ہے غم ساقی
آستانے پہ ترے سر ہے مرا خم ساقی

موت آجائے اسی در پہ تمنا یہ ہے
آپ ٹھوکر سے جلا کر کہیں اچھا یہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسدّس

بحضورِ صاحب العصرؑ

بارھویں ہادی و سرور کی ہے آمد آمد
تیرہ معصوموں کے دلبر کی ہے آمد آمد
عرش پر تو مہِ انور کی ہے آمد آمد
فرش پر غیرتِ خاور کی ہے آمد آمد
غیر دیکھیں گے اُدھر ہم تو ادھر دیکھیں گے
چاند وہ دیکھیں گے ہم رشکِ قمر دیکھیں گے

آج اربابِ مودت کی بھی حسرت نکلی
نور دامن میں چھپائے ہوئے ظلمت نکلی
آج کی شب تو عجب پُر مسرت نکلی
عاصیوں کے لئے اللہ کی رحمت نکلی
خود بخود دل کا کنول آج کھِلا جاتا ہے
مژدہ آمد کا تری مجھ کو جِلا جاتا ہے

چودہ انوار کے مظہر ہو نظارے تم ہو
تیرہ معصوموں کی جاں راج دلارے تم ہو

رہنما ہادی و سردار ہمارے تم ہو
ڈوبتے کے لئے واللہ سہارے تم ہو
دینِ احمد کی عجب طرح سے شامت آتی
ہوتے قائم نہ اگر آپ قیامت آتی

ناوکِ ہجر بھی دل کے لئے آفت نکلا
منہ سے اب تک نہ مگر حرفِ شکایت نکلا
ہر گھڑی کہتا ہوں اب بدرِ امامت نکلا
توبہ ہے آپ کا آنا تو قیامت نکلا
کسی عنواں دلِ بیتاب کو راحت ہو جائے
وہ قیامت ہی سہی آج قیامت ہو جائے

آپ کے ہجر میں کس طرح قرار آئے گا
توبہ توبہ دلِ بیتاب سکوں پائے گا؟
اور کیا جانے یہ پردہ غضب ڈھائے گا؟
اب تو دم تن سے مرا گھٹ کے نکل جائے گا
شبِ فرقت دلِ عاشق کو چھری ہوتی ہے
صبح تو یہ ہے کہ لگی دل کی بُری ہوتی ہے

خوب وعدہ ہے قیامت کے قریں آئیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سے بہتر ہے یہ کہہ دیجیے نہیں آئیں گے
یاں نہیں آئیں گے ہم اور کہیں آئیں گے
دل یہی کہتا ہے ہر پھر کے یہیں آئیں گے

عقل کہتی ہے کہ کم فہم یہاں آئیں گے
عشق کہتا ہے کچھ بھی کہو یاں آئیں گے

اچھا آتے نہیں دے دیجیے عریضے کا جواب
اتنا لکھ دیجیے بیکل نہ ہو آتے ہیں شتاب
دل کے رکھنے کا بہت ملتا ہے اللہ ثواب
بے نیازی کا سبب؟ کیا ہے خطا؟ کیوں ہے عتاب؟

آج تک رسم محبت کو نباہا ہم نے
اس پہ بگڑے ہیں کہ کیوں آپ کو چاہا ہم نے

بات یہ بس کی نہیں اس سے تو معذور ہیں ہم
دل کو سمجھانے میں لاچار ہیں مجبور ہیں ہم
اس کی باتوں سے بہت برہم و رنجور ہیں ہم
دارِ اُلفت پہ جو چڑھ جائیں وہ منصور ہیں ہم

ذائقہ موت کا اکثر یہ چکھا دیتا ہے
دل کے ہاتھوں ہمیں مرنا بھی مزا دیتا ہے

یہ جو کہتا ہے پیو جام اُٹھا لیتا ہوں
دل کا دل رکھنے کو ہونٹوں سے لگا لیتا ہوں
پانچ اور سات کبھی خم بھی چڑھا لیتا ہوں
مختصر یہ ہے کہ میں دل سے دعا لیتا ہوں

ذکر مے آتے ہی پھر دل نے اُبھارا مجھ کو
حوضِ کوثر کا نظر آیا کنارا مجھ کو

مدح کا آج تو مجھ کو یہ صلہ دے ساقی
بس کنارہ مجھے کوثر کا دلا دے ساقی
یا مجھے ہاتھ سے خود اپنے پلا دے ساقی
مرنے والوں کو تو یوں اپنے جِلا دے ساقی

نخلِ ارمان و تمنا میں ثمر آ جائے
جامِ اُلفت میں جھلک تیری نظر آ جائے

آج تو خندۂ گل کا بھی ہے انداز نیا
عندلیبوں کا ترانہ ہے نیا ساز نیا
لُطف ہو کیوں نہ دوبالا کہ ہے دمساز نیا
بارہواں بابِ امامت کا ہوا باز نیا

مردہ دل جی اُٹھے پھر سینے میں ارماں لے کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آج زاہد بھی چلے پینے کا ساماں لے کر

بادہ نوشی نے مری یوں مجھے گھیرا ساقی
ہو گیا بندۂ بے دام میں تیرا ساقی
جیتے جی اب تو یہیں ہے مرا ڈیرا ساقی
رندِ مے خانہ بکف نام ہے میرا ساقی

جام بادہ نہیں دیتے ہیں تو پیتا ہی نہیں
لیجئے جاں قدموں پہ دیتا ہوں میں جیتا ہی نہیں

شغل ہی اب تو یہی ہے مرا اور کام یہی
میرے ہونٹوں سے لگی رہتی ہے گلفام یہی
جاں یہی جام یہی مے یہی اور کام یہی
دن یہی رات یہی صبح یہی شام یہی

ساز قلقل نہ کسی وقت بھی خاموش رہے
راز اُلفت ہے یہی ۔ اپنا نہ کچھ ہوش رہے

عشق کی پی کے بھلا ہوش میں آنا توبہ
تیرے دربار سے میرا کہیں جانا توبہ
تیرا در چھوڑ کے ہو اور ٹھکانا توبہ
مجھ سے مے نوشوں کا یوں خُم تہ لنڈھانا توبہ

ایسی مے پینے سے توبہ کروں ۔ توبہ توبہ
بے پئے اس کے میں کافر ہوں ۔ توبہ توبہ

ہائے نعمت ہے عجب اُلفتِ عصمت کی شراب
عاصیوں کے لئے لاریب ہے رحمت کی شراب
رنگ چودہ ہیں یہ ہے اصل میں وحدت کی شراب
بھیجی اللہ نے دنیا میں یہ جنت کی شراب

ہاتھ سے جام نہ حق کیش کے چھٹتے دیکھا
ایسے ویسوں کو بہت بزم سے اُٹھتے دیکھا

جام دو چار نہیں چودہ پلا دیتی ہے
غنچۂ دل کو یہ فی الفور کھلا دیتی ہے
بلکہ ایمان کی دولت بھی دلا دیتی ہے
حد تو یہ ہے کہ خدا تک سے ملا دیتی ہے

لاکھ عیبوں سے بچاتی ہے وہ بے عیب ہے یہ
شک جسے پی کے نہیں رہتا وہ لاریب ہے یہ

جھک کے پی لے اسے واعظ تو مسلماں ہو جائے
بلکہ حق یہ ہے کہ پیر صاحبِ ایماں ہو جائے
معرفت کا تری اس دل میں چراغاں ہو جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ یوں کہہ دوں کہ حیوان سے انسان ہو جاؤں

امتحاں اس کا ابھی آج یہیں ہو جائے
پی لے اک جام تو غیبت پہ یقیں ہو جائے

پی کے تو دیکھ کہ کیا چیز ہے اُلفت کی شراب
تو نے ظالم کبھی پی ہی نہ مودّت کی شراب
ہائے بدبخت یہی ہے یہی جنّت کی شراب
حوضِ کوثر میں بھری ہے اسی رنگت کی شراب

شک نہ دل سے ترے افسوس ستمگر نکلا
لاکھ سمجھایا مگر ہائے تو پتھر نکلا

دوش تیرا نہیں یہ تجھ میں اثر شیر کا ہے
جس نے بہکا کے تجھے کھو دیا اُس پیر کا ہے
شیخ کی دل میں جگہ بغض گر میر کا ہے
شکوہ بیکار ہے تجھے پھر بھلا تقدیر کا ہے

دوستی ساقیِ حق کیش سے توڑی تو نے
اپنی تقدیر تو خود آپ ہی پھوڑی تو نے

مجھ کو تو رند سمجھتا ہے یہ عیار ہے تو
تو تقدّس اپنے کو کہتا ہے یہ بدکار ہے تو

مے جو اُلفت کی نہیں پیتا تو مکّار ہے تو
اپنی مرضی کی پیا کرتا ہے ہشیار ہے تو

اپنے یاروں کی تو جھوٹی بھی ہو پی لیتا ہے
اس میں کیا زہر ہے ہونٹوں کو جو سی لیتا ہے

تو ہمیں پیتے ہوئے دیکھ کے جلتا کیوں ہے
خوں رگوں میں تری بے کار اُبلتا کیوں ہے
دل ترا ساغر و مینا پہ مچلتا کیوں ہے
ہو کے اِس سمت سے آخر تو نکلتا کیوں ہے

گود میں رندوں کا جُھرمٹ تجھے یاں لے آئے
دل سے اب بھی مرے ساقی پہ جو ایماں لے آئے

اب بھی چاہے گا تو تقدیر بدل جائے گی
مے پرستی کی جو حسرت ہے نکل جائے گی
سر سے یاروں کی بلا ابھی ترے ٹل جائے گی
ڈوبتی ناؤ تری دیکھ سنبھل جائے گی

ناؤ ایماں کا ترے گرد تو ہالا ہو گا
جو وہ انوار کا اس دل میں اُجالا ہو گا

منع پینے سے ہمیں کرنا بگڑنا کیسا؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی و رند سے دن رات جھگڑنا کیسا
بات میں وزن نہیں جب تو اکڑنا کیسا
چور جب دل میں ہے اپنے ہی تو لڑنا کیسا
دین و دنیا سے یہی بات تو کھو دیتی ہے
ضد تو منجدھار میں انساں کو ڈبو دیتی ہے

اک غلط بات کی پچ کرنے سے کیا ملتا ہے
سوچنے اور سمجھنے سے مزا ملتا ہے
ورنہ ہٹ دھرمی سے کب حق کا پتہ ملتا ہے
میرے ساقی کی غلامی سے خدا ملتا ہے
در پہ اغیار کے جا جا کے بھٹکتے کیوں ہو
آخر اس میکدے میں کیا ہے کھٹکتے کیوں ہو

چودہ ساغر میں سے جو چاہو اُٹھا لو تم بھی
ساقی کے قدموں کو آنکھوں سے لگا لو تم بھی
اپنے احباب بصد شوق بلا لو تم بھی
چودہ شعبان کی یہ عید منا لو تم بھی
خوب جی بھر کے پیو اور پلاؤ واعظ
ڈرتے کیوں ہو چلے آؤ چلے آؤ واعظ

مسدّس صاحب العصرؑ

منتظر کس کے لئے یہ دلِ بیتاب ہے آج
ہجر میں کس کے مری چشم یہ پُر آب ہے آج
کس لئے جمع یہاں مجمعِ احباب ہے آج
چودہ شعبان کی کیا یہ شبِ مہتاب ہے آج
نخلِ ارمان و تمنا میں ثمر آ جائے
عید ہو جائے جو وہ رشکِ قمر آ جائے

دلربائی کے لئے خوب ہے شرمانا بھی
مہ رخوں کی یہ ادا ہوتی ہے چھپ جانا بھی
ہاں مزا دیتا ہے دلدار کا تڑپانا بھی
ایک حد تک ہے روا دید سے ترسانا بھی
لیکن اتنا بھی نہیں زندگی آفت ہو جائے
آپ کی دید کا ارماں ہی قیامت ہو جائے

اب نہ آنا تھا تو دے دیتے عریضے کا جواب
اتنا لکھ دیتے کہ بے کل نہ ہو آتے ہیں شتاب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گر خفا تھے تو بتا دیتے ہیں وجہ عتاب
قلبِ عاشق کوئی پتھر تو نہیں ہوتا جناب

نزع سے ہجر کا تو کرب سوا ہوتا ہے
دردِ دل کیا کہوں کیونکہ کہوں کیا ہوتا ہے

درد یہ موت کا ہر لحظہ مزا دیتا ہے
قلبِ عاشق کو یہ سیماب بنا دیتا ہے
سوز یہ وہ ہے۔ جگر تک کو جلا دیتا ہے
بلکہ کل جسم میں اک آگ لگا دیتا ہے

جانتے تم بھی جو الفت کو نباہا ہوتا
کاش تم نے بھی کسی کو کبھی چاہا ہوتا

ہائے یہ دل کی لگی کیا کہوں کیا ہوتی ہے
بس دوا ہوتی ہے اس کی تو دعا ہوتی ہے
موت ہی سے اِسے سرکار شفا ہوتی ہے
جو کہ جاں لے کے ہی جائے وہ بلا ہوتی ہے

بیقراری کے سوا چین کو کچھ دخل نہیں
آشنا جو کہ تمہارے ہو یہ وہ نخل نہیں

آپ ہی آتے ہیں صاحب نہ اجل آتی ہے

ہم کو اُمید یونہی دید کی بہلاتی ہے
پل میں جاں آتی ہے اور پل میں نکل جاتی ہے
رات فرقت کی عجب طرح سے تڑپاتی ہے

سُن نہیں سکتے ہیں اغیار بھی نالے دل کے
آنکھ سے پھوٹ کے بہتے ہیں جو چھالے دل کے

آپ کا اب مجھے دیوانہ کہا جاتا ہے
اس پہ بھی دید کا ارمان رہا جاتا ہے
طعنہ اغیار کا کس دل سے سہا جاتا ہے
صبر تنکے کی طرح اب تو بہا جاتا ہے

دردِ فرقت کا نہ محروم دوا ہو جائے
اب نہ آئے تو خدا جانے کہ کیا ہو جائے

فرشِ رہ بننے کو ہر چشم ہے تیاریاں
جام ہاتھوں میں لئے بیٹھے ہیں میخوار یہاں
جمع ہیں حسرتِ دیدار کے بیماریاں
مردہ دل جی اُٹھیں آجائیں جو سرکار یہاں

ہم تو بن ساقی مے خانہ کے پینے کے نہیں
اب نہ گر آئے تو مر جائیں گے جینے کے نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آ بھی اے ساقیِ کوثر کے پسر اب تو آ
اپنے ہاتھوں سے ہمیں آج تو جی بھر کے پلا
چاندنی رات ہے آجائے گا پینے کا مزا
کوثر و جنّت و تسنیم کا یاں رنگ جما
تیرے آتے ہی وہ میخواروں میں پھر دور چلے
جھوم کر رند کہیں اور چلے اور چلے

ایک سے ایک کی جب ہوتی ہے تقدیر جدا
بھائی بھائی کی ہوا کرتی ہے تصویر جدا
ایک ہی امر میں دو شخصوں کی تدبیر جدا
ہوتی ہر ایک کی دنیا میں ہے تقدیر جدا
شیخ و واعظ کو تو کونے میں ترستے دیکھا
اپنے اوپر مے الفت کو برستے دیکھا

وہ ہمیں دیکھ کے جلتے ہیں کوئی بات ہے یہ
رات یہ دیکھ کے کہتے ہیں کیوں رات ہے یہ
میرے ساقی کو وہ کہتے ہیں عجب ذات ہے یہ
ہم انھیں دیکھ کے ہنستے ہیں کہ شہ مات ہے یہ
جام پر جام یونہی بزم میں چلنے دیجے

وہ تو جلتے ہی رہیں گے انہیں جلنے دیجے

ان کی قسمت میں ہی جلنا ہو تو ہم کیا کرلیں
کیا غرض ہم کو بلا ان کی جو اپنے سر لیں
جو مقدر میں نہیں اُن کے وہ شے کیونکر لیں
خیر چاہیں تو مرے جام کی تلچھٹ بھر لیں
چودھویں رات میں یہ میرے مراعات سہی
بارھویں ساقیِ میخانہ کی خیرات سہی

چہرہ کیوں فق ہوا جاتا ہے یہ رنگت کیا ہے
یہ اِدھر اور اُدھر دیکھنا وحشت کیا ہے
چاہتا دل تجھے پینے کو تو حجت کیا ہے
پی کے تو دیکھ کہ آخر مے الفت کیا ہے
پھر نہ ایمان سے اے شیخ تو انکار کرے
میرے ساقی کی بھی غیبت کا تو اقرار کرے

جو نہ اس کو پیئے بے شک وہ بہک جاتا ہے
راہِ حق سے وہ بری طرح بھٹک جاتا ہے
رہزنوں کی تو وہ گردن میں لٹک جاتا ہے
رہبرِ حق سے وہ ہر بار کھٹک جاتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غم کے خُم بھی ہوں تو ہم رندوں سے بچتی ہی نہیں
اس مَے کی اک بوند بھی پہ شیخ کو پچتی ہی نہیں

تجھ کو ساقی جو پلائے تو کھُلے عام پیوں
چودھویں رات کو میں جا کے لبِ بام پیوں
خوف ہی کیا ہے مجھے پھر صبح پیوں شام پیوں
نام لے لے کے ترے حیدر کا ہر اک جام پیوں

شیر دل ہوتا ہے یہ مے تو جسے ملتی ہے
ہم غلاموں کے سوا اور کسے ملتی ہے

جو اسے دل سے پئے مایۂ صد ناز ہے وہ
راہِ ایماں کا مجاہد بھی ہے جانباز ہے وہ
چودہ معصوموں کا ہر طرح سے دمساز ہے وہ
اُس کی ہُو حق نہیں ایمان کی آواز ہے وہ

کوئی کہہ دے کہ اُسے پی کے بہکتے دیکھا
بخدا ہم نے تو منبر پہ چہکتے دیکھا

عیدِ غدیر

آج کیوں پھولے سماتی نہیں ہے صبحِ بہار
کیوں نظر آتے ہیں ہر سمت نئے نقش و نگار
کیوں گلے ہنس کے ملے آج بھلا شیخ و ہمار
بات کیا ہے جو چلی آتی ہے رنج کی پکار
کیا ہے آخر کہ جو بے بات کھِلے جاتے ہیں
لوگ آپس میں گلے کیوں یہ ملے جاتے ہیں

آج ہے دستِ رسالت پہ بھلا کون مکیں
لائے پیغام نیا کون سا جبریلِ امیں؟
رشکِ فردوس یہ کیوں بن گئی خُم کی زمیں
قلبِ مومن میں مسرت کی کوئی حد ہی نہیں
آج ہاتھوں پہ رسالت کا جگر آیا ہے
کیا کسی نخلِ تمنا میں ثمر آیا ہے

آج کس کے لئے مولا کی صدا آئی ہے
جانشینی کے لئے کس کی سند پائی ہے
کس لئے رحمتِ حق آج بھلا چھائی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکمِ آغوشِ وحی آج یہ کیا لائی ہے
قافلے حاجیوں کے دور سے پھر کر آئے
کونسا حکمِ خدا سننے کو گھر کر آئے

بات ہر ایک نظر آتی ہے کچھ آج نئی
نہیں منبر جو مہیا تو کجاوے ہی سہی
جانے کس بات کو کہنے کو ہیں بیتاب نبیؐ
منتظر سننے کو آتے ہیں نظریاں تو سبھی
لوگ تصویر بنے سوئے نبیؐ دیکھتے ہیں
چند حسرت سے کھڑے روئے علیؑ دیکھتے ہیں

آئے منبر پہ کجاووں کے نبیؐ اور کہا
اے اخی سب کے ولی میرے قریں آؤ ذرا
جب علیؑ آئے تو ہاتھوں پہ لیا اُن کو اٹھا
سب سے فرمایا کہ لاتا ہوں یہ حکمِ خدا
ہو کے مجبور یہ اب بات کہی جاتی ہے
گر نہیں کہتا رسالت ہی بہی جاتی ہے

کارِ تبلیغِ رسالت میں نہیں جائے حجاب
گر کروں اب نہ بیاں حکمِ خدا تم سے شتاب

اپنی کوتاہی کا کیا دوں گا بھلا حق کو جواب
ہو کے مسرور سنو تم کہ کہیں آئے عتاب
حقِ رسالت کا ادا کرنے پہ مجبور ہوں میں
آج اعلانِ وصی کرنے پہ مجبور ہوں میں

بخدا اپنی طرف سے میں نہیں کچھ کہتا
جو سزاوارِ نیابت تھا وصی آج بنا
حق جو ہے مجھ پہ رسالت کا وہ کرتا ہوں ادا
دین کامل ہوا فرماتا ہے خود مجھ سے خدا
کچھ تامل نہ کرو تم کہ یہ بے سود ہے اب
جو بھی مولا کو نہ مولا کہے مردود ہے اب

مرحبا سیدِ کونین بہت شاد کیا
قلبِ مومن کو ہے ایمان سے آباد کیا
پھر اصحابِ رسالت کو نہ برباد کیا
جو خدا نے کہا وہ آپ نے ارشاد کیا
حق کو بے خوف کہا آپ نے کیا کام کیا
خوش خدا کو کیا لاریب بڑا کام کیا

شکر صد شکر اب دین کی تکمیل ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکمِ خالق کی بہر طور یہ تعمیل ہوئی
وادیٔ خم کی زمیں عرش کی قندیل ہوئی
حق بیاں کرنے میں یہ آپ کو تعجیل ہوئی
دھوپ کی فکر ہوئی اور نہ راحت کا خیال
خوب ہی رکھا رسالت نے امامت کا خیال

مہرباں آپ پہ اتنا ہی رہے ربِ قدیر
فکر کیا آپ کو ہیں آپ زمانے کے امیر
کھولئے کھولئے آج آپ مے خمِ غدیر
منتظر ایک جہاں اور ہے بے تاب نصیرؔ
پہلے ان لوگوں کو دیجیے کہ ذرا دل ٹھہرے
ہم تو قدموں میں ہیں ہر دم کہیں بسمل ٹھہرے

بدلے مینا کے ذرا خُم کو اُٹھا لے ساقی
آج بھر بھر کے دیئے جا تو پیالے ساقی
دل سے رندوں کے تو جی بھر کے دعا لے ساقی
ہوش و ایمان بھی لے تیرے حوالے ساقی
ایک اک رند کو بس آج چھلکا دے ساقی
مَے میں زاہد کے بھی تقوی کو بہا دے ساقی

در پہ جو بھی ترے آ جائے سوالی دیدے
جام بلور نہیں ہے تو پیالی دیدے
بوترابی ہیں ہمیں جامِ سفالی دیدے
آپ بھر بھر کے پئے جائیں گے خالی دیدے
آج پینے کا کسی دل میں نہ ارمان رہے
ہاں مگر شرط یہ ہے ظرف کا بھی دھیان رہے

پی لی کم ظرف نے یہ مے تو بہک جائے گا
وہ نصیری کے اشارے پہ لپک جائے گا
راہِ ایمان سے فی الفور بھٹک جائے گا
آپ کی عینِ عنایت سے کھٹک جائے گا
مئے اُلفت کسی عنواں اُسے پچنے کی نہیں
جتنی جی چاہے ہمیں پی کبھی بچنے کی نہیں

ان کی قسمت میں نہیں اُلفتِ عترت کی شراب
بت پرستوں کو کہاں پچتی ہے وحدت کی شراب
اُن کو مرغوب ہے کچھ اور ہی رنگت کی شراب
زہر لگتی ہے انھیں تو یہ مودّت کی شراب
اپنے یاروں کی تو جھوٹی بھی ہو پی لیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھ کر ہی اِسے ہونٹوں کو وہ سی لیتے ہیں

روٹھ کر چل دیئے اغیار بلا سر سے ٹلی
شاد عشاق ہوئے یوں کہ کھلی دل کی کلی
دل میں پینے کا جذبہ شوق کہ تو بہ ہی بھلی
اب اگر دیر ہوئی دیکھئے یہ جان چلی

جام پہ جام جو ہنس ہنس کے دیئے جائیں گے
بس کہیں گے نہ ترے رند پیے جائیں گے

مُسدّس: عیدِ مُباہلہ

جمع پھر ہو گئے ہیں آج مودت والے
یہ خدا والے نبی والے امامت والے
کہیں چھپتے ہیں چھپائے سے محبت والے
شکر صد شکر کہ مل بیٹھے ہیں جنت والے

بات بے بات پہ ہم ہیں کہ کھلے جاتے ہیں
گلے لگ جاتے ہیں ہم عید ملے جاتے ہیں

غنچۂ دل ہے کہ بے طور کھِلا جاتا ہے

وہ تصوّر میں سماں ہے کہ چلا جاتا ہے
کوئی فرحت کا ہمیں جام پلا جاتا ہے
کیف میں کیف ہے آ آ کے ہلا جاتا ہے

کس قدر فرطِ مسرت ہے کہ کچھ ہوش نہیں
کم کسی طرح جو ہو جائے یہ وہ جوش نہیں

روزہ داروں کی ہے یہ اور نہ حجاج کی عید
اہلِ ایمان سے پوچھے کوئی بس آج کی عید
کیا ٹھکانا ہے رسولوں کے ہے سرتاج کی عید
حق کے پیاروں کی ظفر صاحب معراج کی عید

یہ مرقع کہاں انوار کا یہ دید کہاں
لاکھ عیدیں ہوں مگر ایسی کوئی عید کہاں

آؤ میدان میں اور آ کے نظارے دیکھو
وہ چلے آتے ہیں سب دار ہمارے دیکھو
نفسِ حق بجنت جگر راج دلارے دیکھو
ایک جا شمس و قمر اور ستارے دیکھو

یہ جسے چاہیں اُسے کامل الایماں کر دیں
ایک خادم پہ نظر ڈال کے سلماں کر دیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مظہرِ ذاتِ خدا مطلعِ انوار ہیں یہ
جنت و کوثر و تسنیم کے مختار ہیں یہ
کُلِ مخلوق کے رہبر بھی ہیں سردار ہیں یہ
کیا شان اِن کی ہو اللہ کے دلدار ہیں یہ
کس میں دم ہے کہ کوئی ان کا مقابل ٹھیرے
روبروِ حق کے کبھی دعوئے باطل ٹھیرے

رہبرِ خلق ہیں۔ قرآن کی تفسیرِ مُبیں
ہیں یہ مسجودِ ملک نورِ خدا۔ عرش نشیں
خاتمِ مہرِ رسالت کے ہیں پُر نور نگیں
قُربِ اللہ سے وہ ہے کہ کوئی حد ہی نہیں
مشعلِ ہر دو جہاں عرش کی قندیل ہیں یہ
دین و ایمان کی لاریب کہ تکمیل ہیں یہ

اِن کے اوصاف بشر سے بھلا کیوں کر ہوں رقم
یہ نہ تھے جب تو زمانے میں تھا ہُو کا عالم
اِن ہی انوار کی ضو تھی کہ ملی راہِ قدم
حق کو پہچان لیا ہم نے اِنہی کا تھا کرم
راہِ حق پا گئے ہر سمت بھٹکنے والے

پر بھٹکتے ہی رہے ان سے کھٹکنے والے

بخدا یہ جو نہ ہوتے تو تھا اندھیر جہاں
وحدت و قدرتِ حق ہوتی نہ واللہ عیاں
یہی خالق کے ہیں مظہر لبِ قدرت کی زباں
اِن کا کردار عبادت ہے تو اعجاز بیاں
اِن کا جو قول ہو وہ حکمِ خدا ہوتا ہے
اِن کا جو فعل ہے تائیدِ رضا ہوتا ہے

آپ کے در پہ ہم آئے ہیں سوالی دیجے
رند بیتاب ہیں اے گوہرِ عالی دیجے
بوترابی ہیں ہمیں جامِ سفالی دیجے
آپ بھر بھر کے پئے جائیں گے خالی دیجے
آج پینے کا کسی دل میں نہ ارمان رہے
بس نہیں کرنے کے قائم یہی پیمان رہے

ہاتھ قسمت سے لگی آج تو رحمت کی شراب
خوب جی بھر کے پئیں کیوں نہ مودت کی شراب
حوضِ کوثر میں بھری ہے اسی رنگت کی شراب
رنگ چودہ ہیں پہ ہے اصل میں وحدت کی شراب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی کہہ دے زہرا سے پی کے بہلتے دیکھا
بخدا ہم نے تو منبر پہ چمکتے دیکھا

مخمسہ

مظلوم کربلا

دین کا گوہرِ شہوار لٹا جاتا ہے
ختمِ مرسل کا یہ دلدار لٹا جاتا ہے
دوشِ احمد کا یہ اسوار لٹا جاتا ہے
دشت میں مطلعِ انوار لٹا جاتا ہے
دو جہاں کا ہے جو مختار لٹا جاتا ہے

مہر میں آب و نمک جس کی ماں نے پایا
یہ اسی طاہرہ بی بی کا ہے لوگو جایا
اس کے نانا کا زمیں پہ نہ تھا پڑتا سایا
حق پہ جاں دینے کو اطفال تک اپنے لایا
تشنہ لب بےکس بے یار لٹا جاتا ہے

بھوک سے ننھے سے معصوم مرے جاتے ہیں
غش پہ غش پیاس سے بچوں کو چلے آتے ہیں
روتے جاتے ہیں حرم بچوں کو بہلاتے ہیں
کر کے منہ سوئے نجف اپنے یہ فرماتے ہیں
المدد یا علیؑ گھر بار لٹا جاتا ہے

کھینچے لیتے ہیں لعیں سر سے ردائیں ہے ہے
کوئی وارث نہ رہا کس کو بلائیں ہے ہے
آگ خیموں کی حرم کیسے بجھائیں ہے ہے
گود کے بچوں کو لے کر کہاں جائیں ہے ہے
خیمۂ عابدِ بیمار لٹا جاتا ہے

کوفہ و شام میں زینبؑ نے کہا یہ رو رو
تم تماشے کو چلے آتے ہو گھر سے لوگو
حاصل اس سے نہیں کچھ آن کے تم بھی لوٹو
سن لو اتنا کہ نبی جس کی کہ امت تم ہو
گھر اسی کا سرِ بازار لٹا جاتا ہے

لاشِ معصوم لئے رن میں یہ شہ کرتے تھے بین
بھائی عباس سدھائے گیا دل کا اب چین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی یاد رنہ رہا قتل ہوا نورالعین
عجب حسرت سے یہ نانا کو سناتے تھے حسینؑ
آج تو صبر کا بازار لٹا جاتا ہے

سلام

خاک لائے گا کوئی فرزندِ حیدرؑ کا جواب
آج تک پیدا نہیں دنیا میں اصغرؑ کا جواب
سیدہ کے در پہ پھیلائیں ملک دستِ سوال
عرش پر بھی تو نہیں ملتا ہے اس در کا جواب
ہے عبث ہر بار مجھ سے ضربِ حیدرؑ کا سوال
کان دھر کر سن لو تم جبریل کے پر کا جواب
مرتبے اللہ اکبر خاک سمجھیں اس کے ہم
بخششِ امت ہوئی جس کے اک سر کا جواب
جس کو بھی عالم میں ہو تاریخ پر کامل عبور
لائے میرے سامنے ششماہے اصغرؑ کا جواب

شاہ کہتے تھے جفائیں تم کرو اور ہم دعا
ہم نے نانا سے یہی سیکھا ہے پتھر کا جواب
باغِ احمدؐ کُل قلم ہونے پہ سجدہ شکر کا
صبر میں ایوبؑ لائیں شاہِ صفدر کا جواب
بولے شہ اکبرؑ اٹھو گریاں میسّر کچھ نہیں
لکھ دو اپنے خون اور برچھی سے خواہر کا جواب
وقتِ ذبح بھائی کی حسرت پڑی دیکھنے کا سوال
بال منہ پر تھے درِ خیمہ پہ خواہر کا جواب
بولے شہ تصویر تو ہے میرے نانا گر نہیں
حشر تک اب خواب ہو جائیگا اکبرؑ کا جواب
مدحِ پنجتن سے تیری ہوگی بخشش نصیر
چند مصرعے ہوگئے عصیاں کے دفتر کا جواب

سلام

بھر آتا ہے دل رہ رہ کے اشکوں کی روانی ہے
عجیب شبیرؑ کا غم ہے ۔ عجب سوزِ نہانی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہایا کربلا میں میرے مولا نے لہو اپنا
مجھے بھی خونِ دل سے ایک ندی اب بہانی ہے

جو مانگا شہ سے پانی مرتے دم اکبر نے منت سے
کہا پیاسے سدھارو ہم کو اُمت بخشوانی ہے

مٹا کنبہ مرا - مارا گیا شبیر پیارا ابھی
یہی زہرا کا نوحہ ہے - یہی اُن کی کہانی ہے

کمر ٹوٹی جو شہ کی مرنے سے عباسؑ کے بولے
ہوئی کیوں خم ابھی تو لاش اکبر بھی اُٹھانی ہے

نہ کیوں اندھیر ہو جائے جہاں بانو کی نظروں میں
کہ دم توڑے وہ بیٹا جوش پر جس کی جوانی ہے

دکھا کر شہ نے اعدا کو زبانِ خشک اصغر کی
کہا معصوم بچے سے عداوت تم نے ٹھانی ہے

کہا پھر شہ نے اب یہ آخری زینت ہے چہرے کی
علی اصغرؑ کے خوں سے ریش میں مہندی لگانی ہے

مدد کیجے مرے مولا نصیرِ خستہ کی آ کر
قدم اُٹھتا نہیں اس درجہ عصیاں کی گرانی ہے

سلام

دُرِ اشکِ عزا مجلس میں جب آنکھوں سے ڈھلتے ہیں
یہ وہ موتی ہیں جن کو دیکھ کر گاہک مچلتے ہیں

دلوں پر آج تک بیٹھا ہے سکہ پہلوانوں کے
برائے فتح وہ نامِ علیؑ لے کر نکلتے ہیں

ہر اک ذی روح ان کے سامنے سیراب ہوتا ہے
مگر پیاسے ہیں کچھ بچے جو پانی کو مچلتے ہیں

طلب کرتے ہیں جب شہ جامِ آب اصغرؑ کی خاطر سے
زمانے کی یہ گردش ہے - لعیں آنکھیں بدلتے ہیں

یہ غل ہے فوجِ اعدا میں - الٰہی خیر ہی کیجو
کہ عباسِؑ جری مشک و علم لے کر نکلتے ہیں

صدائے استغاثہ شاہ کے خیمے میں جب پہنچی
یہ دیکھا نصرتِ شہ کے لئے اصغرؑ مچلتے ہیں

کہا اعدا سے عابدؑ نے ذرا انصاف سے سوچو
پہن کر بیڑیاں بیمار بھی کانٹوں پہ چلتے ہیں؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

چلے ہیں لاشۂ اکبر اُٹھانے شاہ دیں کس شان سے دیکھو
کبھی دل کو پکڑتے ہیں۔ کبھی دو گام چلتے ہیں

علیؑ اصغر نے کھا کر تیر ہچکی لی تو شہ بولے
ذرا ٹھیرو کہ اے ننھے مسافر ہم بھی چلتے ہیں

نصیرِ خستہ کا قابو میں دل رہتا نہیں اُس دم
پیاسے قافلے جب کربلا کی سمت چلتے ہیں

سلام

ہو گا تر حشر میں عصیاں سے ہمارا دامن
باعثِ رحمتِ حق ہو گا تمہارا دامن

سب عمل ہیچ ہیں واللہ نہ روزہ نہ نماز
ہاتھ سے چھوڑ دیا جس نے تمہارا دامن

آج رونے پہ مرے ہنستے ہیں کل روئیں گے
دیکھ کر پُر دُرِ مقصد سے ہمارا دامن

جس نے مضبوط اُسے تھام لیا پار ہوا
نوحؑ کا گویا سفینہ ہے تمہارا دامن

پنجتن ہی تو ہیں قرآن کی تفسیر مُبین
ان کا چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے پیارا دامن

بخشش و جنت و کوثر کا ہے گویا مژدہ
عاصیوں کے لئے واللہ تمہارا دامن

خیرہ آنکھوں کو کئے دیتی ہے آب دُرِ اشک
اس سے کیا ہو گا کوئی اور دل آرا دامن

بھیک بخشش کی ہمیں دیجئے گا حشر کے دن
یا علیؑ سامنے پھیلے جو ہمارا دامن

میرے عصیاں کو چھپائے گا کفن۔ خاک لحد
ہے خطا پوش فقط ایک تمہارا دامن

حُرؑ نے سمجھا دیا ہے شرطِ ندامت بے شک
ہاتھ آ جاتا ہے پھر چھُٹ کے دوبارہ دامن

کل جو کہتے تھے کہ ہے ذکرِ شہادت بدعت
آج کس یاس سے تکتے ہیں ہمارا دامن

لاکھ جھٹکا کرو کیا ہوتا ہے۔ دیوانہ ہوں
حشر تک بھی تو نہ چھوڑوں گا تمہارا دامن

عصر کے وقت عجب یاس سے تکتے تھے حسینؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوں بہتر کا ٹپکتا ہوا پارہ دامن
ڈھک کے معصوم کی میت کو عبا سے۔ بولے
ہے کفن تیرا۔ نہیں اب یہ ہمارا دامن
شہ کے قدموں سے لپٹ جاؤں گا یہ کہہ کے نصیر
ہوں غلام آپ کا جھٹکیں نہ خدارا دامن

سلام

اعجاز دوپہر میں یہ سرور دکھا چلے
اے دشت کربلا تجھے جنت بنا چلے
جب دیکھ پایا جان پہ اسلام کے بنی
ستر دو تن کے خون سے اُس کو جلا چلے
شامی یہ سمجھے سوئیں گے اب چل کے چین سے
نامِ حسینؑ دہر سے بالکل مٹا چلے
حق کربلا کی خاک میں ہم نے ملا دیا
خیمے تک اہلبیت کے اب تو جلا چلے
ہر قطرہ کہہ رہا تھا یہ خون حسینؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

وہ نخلِ دین خون سے اپنے لگا چلے
قطع وُہ یزید جتنی کریں سگ عدوئے دیں
پھولے پھلے یہ اتنا ہی نامِ خدا چلے
نامِ حسینؑ گونجے گا سارے جہان میں
تم کون سے حسینؑ کو آخر مٹا چلے
قصرِ یزید اب نہ گرے یہ محال ہے
بنیادیں اس کی آج ہم ایسی ہلا چلے
اسلام کو جو دیکھا برہنہ حرم نے۔ تو
چادر سروں کی دیں اسے خود بے ردا چلے
زاہد تو بیٹھا خلدِ بریں کی دعائیں مانگ
ہم خوش نصیب تو طرفِ کربلا چلے
بیڑہ نصیر غرق نہ ہوتا یزید کا
باطل کی ناؤ حق کے سمندر میں کیا چلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جب سے حیدر کو وصیِ مصطفےٰ کہنے لگے
سب منافق جل گئے ہم کو بُرا کہنے لگے

مجرئی ایسی ثنا لکھ جھوم جائیں فرش و عرش
ہم تو کیا دیوار و در صلِ علےٰ کہنے لگے

معترض ہوتے ہیں جاہل ہم پہ اکثر بے خطا
تم علیِ مرتضےٰ کو کیا سے کیا کہنے لگے

مشکلیں ٹلتی ہیں سب اللہ کی امداد سے
تم علی ہی کو مگر مشکل کشا کہنے لگے

بانیِ اسلام تو اس دہر میں ہیں مصطفےٰ
مرکزِ حق مرتضےٰ کو کیوں بھلا کہنے لگے

قاضی الحاجات تو ہے صرف خالق کا لقب
توبہ توبہ تم اُنھیں حاجت روا کہنے لگے

کیا صحابہ سب ہی بھاگے جنگ کے میدان سے
کس بنا پر تم علیؑ کو لافتیٰ کہنے لگے

جوش میں آتے ہو ایسے ہوش کچھ رہتا نہیں
علم کا در کہتے تھے، دستِ خدا کہنے لگے

اس پہ بھی سیری نہیں ہوتی تھی شاید آپ کی
اور اِک منزل بڑھے نفسِ خدا کہنے لگے

آیتیں قرآن کی بھی چھین کر دے دیں انھیں
بلکہ تم قرآنِ ناطق جابجا کہنے لگے

کیا غضب کرتے ہو تم کچھ تو خدا سے بھی ڈرو
مالکِ فردوس و کوثر تک بھلا کہنے لگے

کچھ غلو کی حد بھی ہے جو منہ میں آیا کہہ دیا
بے تکلف اُن کو تم شیرِ خدا کہنے لگے

چپ چپاتے کہتے رہتے تم تو پھر بھی خیر تھی
تم نے تو کر دی قیامت برملا کہنے لگے

حشر میں دیدار گویا اُن کا ہی ہوگا تمہیں
کیا اِسی باعث انھیں وجہِ خدا کہنے لگے

معجزے رکھے تھے حق نے انبیا کے واسطے
کیا قیامت ہے انھیں معجز نما کہنے لگے

میں نے بس اتنا کہا ایسے بشر تھے باخدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محوِ حیرت ہو کے اکبر تو صدا کہنے لگے

سلام

رتبۂ حیدرؑ منافق تو نے پہچانا نہیں
نور ہیں اللہ کے۔ یہ حق ہے افسانہ نہیں

اے نصیری گو علیؑ کو کہہ دیا تو نے خدا
اب بھی میں تو یہ کہوں گا تو نے حق جانا نہیں

میں اُسے کعبہ نہ مانوں گا کوئی کچھ بھی کہے
فاطمہ بنتِ اسد کا جو زچہ خانہ نہیں

فصل تجھ کو ہی مبارک دشمنِ دینِ علیؑ
دم میں آ جاؤں میں تیرے ایسا دیوانہ نہیں

داخلِ جنّت وہ ہو سکتا نہیں ہرگز کبھی
حُبِّ اہلِ بیت کا گر پاس پروانہ نہیں

حوضِ کوثر سے اُنھیں مل جائے گا کورا جواب
ہاتھ میں حُبِّ علیؑ کا جس کے پروانہ نہیں

اشک کہتے ہی رہیں گے کربلا کی داستاں
لوحِ دل سے محو ہو ایسا یہ افسانہ نہیں

لاشِ اکبر دیکھ کر شہ کی یہ حالت ہو گئی
بھائی کو زینبؑ نے دیکھا اور پہچانا نہیں

گو بہت افکار میں اُلجھا ہوا تھا میں نصیر
مدحِ مولا پر نہ لکھوں دل نے یہ مانا نہیں

سلام

وقتِ رخصت باپ کا اکبر کو مڑ کر دیکھنا
کربلا میں امتحانِ صبرِ سرور دیکھنا

مرتبے اللہ اکبر اس کے کیا ہوں گے رقم
ہو عبادت صرف جس کا روئے انور دیکھنا

میرے مولائے علیؑ مشکل کشائے خلق ہیں
جب کوئی مشکل پڑے یہ نام لے کر دیکھنا

غیظ میں عباس کو اعدا نے دیکھا تو کہا
شیر کے تیور لیے ہوئے ہیں آج تیور دیکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبحِ عاشورہ فلک تک گوش برآواز ہیں
کون دیتا ہے اذاں، اللہ اکبر دیکھنا

اُس کے زانو پر ہے سر جو راکبِ دوشِ رسولؐ
رشک کرتے ہیں فلک جس کا مقدر دیکھنا

پیرِ صد سالہ حبیب اور طفلِ شش ماہہ اسیر
سیدِ مظلوم کے افرادِ لشکر دیکھنا

ہائے کیا شوقِ شہادت ہے کہ بس اذنِ جہاد
مانگتا ہے شاہ سے اک اک سے بڑھ کر دیکھنا

بولے شہ عباسؑ سے اب تو سنا جاتا نہیں
العطش کا شور اے جانِ برادر دیکھنا

آج تم ہنستے ہو رونے پر ہمارے - روؤ گے
ہنستے ہم کو دیکھ کر روزِ محشر دیکھنا

ایک لرزیدہ ورق دستِ خدا کے ہاتھ پہ
کب سبک اتنا ہوا تھا بابِ خیبر دیکھنا

آہ جس نے ہو اٹھائی عصر تک اک اک کی لاش
تپ رہی ہے خاک پہ وہ لاشِ بے سر دیکھنا

سر برہنہ اور رسن بستہ حرم - دربارِ شام

اس سے بڑھ کر اور بھی کیا ہوگا محشر دیکھنا

وقتِ ذبح وہ درِ خیمہ پہ ماں جائی بہن
اور کس حسرت سے شہ کا روئے خواہر دیکھنا

بولے شہ اکبر سے برچھی کھا کے تڑپو تشنہ لب
دیکھنا لاچار ہے جو ہے مقدر دیکھنا

کیا قیامت تھی وہ ہائے شاہِ دیں کی بے کسی
دیر تک وہ خوں اُگلتا حلقِ اصغر دیکھنا

بھائی ذبح ہو رہا ہے اور بہن کے سامنے
ہائے قسمت میں تھا زینب کی یہ منظر دیکھنا

تھے بہت کمسن مگر پا کر شہادت کا شرف
مرتبے میں ہو گئے اصغر بھی اکبر دیکھنا

حلقِ اصغر چھید کر اور خون اُبلتا دیکھ کر
رو دیے اپنے ستم پر خود ستمگر دیکھنا

باعثِ بخششِ نصیر ہو گی ولائے اہلِ بیت
محو کل ہو جائے گا عصیاں کا دفتر دیکھنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جو صلے یہ تو یہ ہوں امیرِ شام کے
در پئے بیعت ہو سبطِ بانیِ اسلام کے

معنیِ کُن، صاحبِ معراج اور خلقِ عظیم
مرتبے اللہ اکبر، بانیِ اسلام کے

حضرتِ عباسؑ پا جاتے اگر اذنِ جہاد
پھر نظر آتے نہ وہ جو تھے مسلماں نام کے

ناصرانِ شاہِ دیں کی کیا کوئی ہوگی مثال
تھے ستوں گویا بہتر گنبدِ اسلام کے

جاں بلب کب دیکھ سکتے تھے حسینؑ ابنِ علیؑ
اپنی جاں دے کر مسیحا بن گئے اسلام کے

اے بقائے دینِ حق اے معنیِ ذبحِ عظیم
آپ کو سمجھیں گے تو یہ۔ یہ مسلماں نام کے

کون کہتا ہے کہ وہ تھے صرف انصارِ حسینؑ
تھے درخشندہ نگیں سب خاتمِ اسلام کے

اذن دے کر رہ گئے شہ تو کلیجہ تھام کے
جو صلے اللہ اکبر زینبؑ خوش کام کے

بولیں اے عونؑ محمدؑ آج یوں کرنا دعا
آج چھکے چھوٹ جائیں اس سپاہِ شام کے

ذبح ہو جائے پیاسا ہائے فرزندِ رسولؐ
دیکھتی رہ جائیں زینبؑ یوں کلیجہ تھام کے

مستعد تھیں اس طرف فوجیں مسلح اور اِدھر
تھے مجاہد گود میں ننھے سے اک اسلام کے

کربلا سے سر برہنہ یوں چلے اہلِ حرم
گویا جاتے تھے جنازے غیرتِ اسلام کے

ٹکڑے ٹکڑے کر چکے احمدؐ کا جب قلب و جگر
دشمنانِ دیں چھپاتے ہیں اب کس کام کے

تیرے سر کا ہے سرِ زانوئے فرزندِ رسولؐ
ہائے حُر ہو جائیں صدقے اس ترے انجام کے

راکبِ دوشِ پیمبرؐ اے حسینؑ ابنِ علیؑ
صدقے ہو جائے نصیرؔ آقا تمہارے نام کے

---

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

غمِ حسینؑ ہے اعجاز کم نہیں ہوتا
عجیب غم ہے کہ جس غم کا غم نہیں ہوتا

وبالِ دوش ہے وہ سر بس اور کچھ بھی نہیں
جو بارگاہِ حسینی پہ خم نہیں ہوتا

مئے ولائے حسینی عجیب نعمت ہے
سرور بڑھتا ہی جاتا ہے کم نہیں ہوتا

وہ سنگ و خشت سے بدتر ہے دل نہیں ہرگز
کہ جس میں شاہِ شہیداں کا غم نہیں ہوتا

وہ سر کہ بندگیِ حق سے سرفراز ہوا
وہ آستاں پہ کسی کے بھی خم نہیں ہوتا

غمِ حسین سے سرشار ہو جو دل تو کبھی
جہاں کا کوئی بھی پھر اس کو غم نہیں ہوتا

حسینیت کا یہ اعجازِ سربلندی ہے
یزیدیت میں مٹانے کا دم نہیں ہوتا

عجیب شے ہے محبت کا درد بھی توبہ!

دوا سے اور بھی بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا

سرہانے آتے ہیں مومن کے گو علیؑ لیکن
جھلک بھی دیکھ لیں آنکھوں میں دم نہیں ہوتا

زمانے بھر کے غموں کا نصیرؔ ہوتے ہدف
اگر حسینؑ کا اِس دل میں غم نہیں ہوتا

سلام

ہم غلاموں کو تعلق کیا کسی اکسیر سے
کوئی نسبت ہے اُسے خاکِ درِ شبیرؑ سے

دل ہیں مالا مال اپنے اُلفتِ شبیرؑ سے
اِس کو بدلیں گے نہ ہم ہرگز کسی جاگیر سے

ذلّتِ اُمّت نہ ہو کی شہ نے حجت تمام
پیش کب جاتی ہے پر تدبیر کی تقدیر سے

اصل میں کوفی، یزیدی دشمنِ اسلام تھے
گو تسلی تھی دشمنی ورنہ انھیں شبیرؑ سے

گر ملے شاہی ہمیں شہ کی غلامی کے عوض
ہے گوارا موت ایسی عزت و توقیر سے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولے شہ عون و محمد۔ دینا مرنے کی رضا
مجھ سے تو ممکن نہیں تم پوچھ لو ہمشیر سے
گود میں میت لئے اصغر کی کہتے تھے حسینؑ
کیا کروں اور کیا کہوں میں مادرِ بے شیر سے
تشنہ رہتی کربلا کی داستانِ خونچکاں
پہنچی یہ تکمیل کو بس خواہرِ شبیرؑ سے
کہتے تھے رو کر علی اصغر کے لاشے سے حسینؑ
پیاس بجھتی تھی تمہاری ہائے آبِ تیر سے
حشر تک یونہی رہے گا شہ کا ماتم دہر میں
کس میں دم ہے روک دے ہم کو غمِ شبیرؑ سے
ہے نصیر اک وہ گدا اُس شاہ کی سرکار میں
جو بھی مانگا مل گیا اُس کو درِ شبیرؑ سے

سلام

ہے بھرا دربار کیونکہ آج اذنِ عام ہے
تخت پر مسند نشیں اک سُوا میرِ شام ہے

اور بائیں طشت میں فرقِ شہِ کون و مکاں
سر برہنہ پابجولاں اک طرف اسلام ہے
جس قدر چاہو ستا لو دشمنانِ اہلبیتؑ
روز و شب مظلوم پہ رونا ہمارا کام ہے
کیا کہوں کیونکر کہوں تھے کون فرزندِ رسولؐ
بعد اُن کے یوں سمجھ لو بس خدا کا نام ہے
وقتِ آخر تشنہ لب الصّار شہ کے کہتے تھے
حوضِ کوثر وہ نظر آتا ہے بس دو گام ہے
رو رہے ہیں سر برہنہ خاک پر بیٹھے حرم
کربلا میں کس قیامت کی یہ آئی شام ہے
بولے شہ سمجھا ہے تو سر پر مرے اے ابنِ سعد
ملکِ رے تجھ کو عطا ہوگا خیالِ خام ہے
یاد رکھ دنیا و عقبیٰ ہاتھ سے تیرے گئے
نحس اگر کچھ نہ پائے گا تو وہ ناکام ہے
کچھ بہت مہلت نہیں ہے دشمنِ ابنِ حسینؑ
ایک عالم کو ہو عبرت وہ ترا انجام ہے
کیا سعادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی نصیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاہ کے مدّاحوں میں ممتاز تیرا نام ہے

سلام

پڑ گئی شہ کی نظر جس پر وہ رحمت بن گئی
خاکِ ارضِ کربلا قدموں سے جنت بن گئی

اللہ اللہ کیا شرف کیا مرتبے اُس کو ملے
ہر دو عالم کی عبادت جس کی ضربت بن گئی

کیا ثنا ہو آپ کی دستِ خدا نفسِ خدا
ہر عمل اور ہر ادا قرآں کی آیت بن گئی

کیوں تعجب جب علیؑ لاریب وجہ اللہ ہیں
روئے انور پر نظر کرنا عبادت بن گئی

سر برہنہ تشنہ لب ہیں خاک پہ بیٹھے حرم
ہائے یہ شامِ غریباں بھی قیامت بن گئی

پیاس اصغرؑ کی بجھائی حرملا کے تیر نے
باپ کے ہاتھوں سے پھر ننھی سی تربت بن گئی

جب ملا ریشِ مبارک پر علی اصغرؑ کا خوں
اشقیا رونے لگے یہ حشر کی صورت بن گئی

کیا بیاں ہو تیری مظلومی کی ہائے داستاں
ذکر تیرا تجھ پہ رونا تک بھی بدعت بن گئی

جنت و کوثر کہاں اور تو کہاں عاصی نصیر
یہ مودت شاہِ دیں سے اِذنِ جنت بن گئی

سلام

آپ پر تو یا علیؑ بارانِ رحمت ہو گئی
ہر ادا حق کو پسند آئی عبادت ہو گئی

اے زہے قسمت کہ کہلائیں محبِ اہلبیت
مل گئی معراج ہم کو اُن سے نسبت ہو گئی

قبر میں منکر نکیر آئے محض بہرِ سلام
یہ غلامِ پنجتن کی قدر و قیمت ہو گئی

یہ عبادت اس قدر مرغوب ہے دل کو کہ بس
رات دن ذکرِ علی کرنا ہی عادت ہو گئی

اللہ اللہ شاہِ دیں سے ہو یزید بیعت طلب
ایک فاسق اور فاجر کی یہ جرأت ہو گئی

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غمِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا بن گیا وجہِ سکوں
اب ہر اک دنیا کا غم سہنے کی ہمت ہو گئی

مرتبے جتنے کئے اللہ نے جس کے بلند
امتحاں میں بھی اسی نسبت سے شدت ہو گئی

جو بھی دل میں لے گیا داغِ غمِ شبیرؑ کو
قبر نورانی ہوئی گلزارِ جنت ہو گئی

دوپہر میں کُل کی کُل صبر و رضا کی منزلیں
شہ نے طے کیں اس طرح عالم کو حیرت ہو گئی

علم میں جب میرے آیا کربلا کا سانحہ
دل کے ٹکڑے ہو گئے دنیا سے نفرت ہو گئی

ہوں فدا ہم آپ کے قدموں پہ انصارِ حسینؑ
پیشوائی کو ملک آئے یہ وقعت ہو گئی

اشک بہتے ہی رہیں گے تھم نہیں سکتے کبھی
شہ کے غم میں روتے رہنا عین فطرت ہو گئی

نورِ اوّل معنیٔ کُن کا جو ہو لختِ جگر
اُس کے سر کی ملک رے صد حیف قیمت ہو گئی

بھائی کو دیکھا بہن نے اور پہچانا نہیں

لاشِ اکبرؑ دیکھ کے شہ کی یہ صورت ہو گئی

دوپہر میں ہو گیا تاراج کُل باغِ نبیؐ
سر برہنہ ہیں حرم لوگو! قیامت ہو گئی

کوئی امکاں ہی نہ تھا جنت میں جانے کا نصیر
اک بہانہ مل گیا۔ شہ سے محبت ہو گئی

سلام

کہیں جو ذکرِ شہِ تشنہ کام ہوتا ہے
وہ اشک آنے کا گویا پیام ہوتا ہے

بخطِ نور رقم جس کا نام ہوتا ہے
زمیں پہ رب کا وہ قائم مقام ہوتا ہے

فقط خدا کی عطا ہے یہ منصبِ عالی
ق
کہیں بشر کا بنایا امام ہوتا ہے

بنائیں مل کے کسی کو اگر امام تو پھر
بنانے والوں کا وہ تو غلام ہوتا ہے

یہ کرنا فیصلہ دل سے کہ دین یا دُنیا
بڑا ہی سخت وہ نازک مقام ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پکارا بھائی نے عباسؑ کو کہیں جب بھی
یہی صدا کہا حاضر غلام ہوتا ہے

مئے ولائے حسینی کے جو ہیں متوالے
شہادت ان کو تو کوثر کا جام ہوتا ہے

جگہ کبھی نہ ملی نور کی تو ظلمت کو
ہر ایک چیز کا اپنا مقام ہوتا ہے

حسد وہ جذبِ قاتل ہے آدمی کے لئے
کہ ایک پل بھی تو جینا حرام ہوتا ہے

سوائے ختم رسل کے تو اور کوئی نہیں
کلام جن کا خدا کا کلام ہوتا ہے

جو مدح لکھتا ہوں اُن کی عطا سے لکھتا ہوں
برائے نام نصیرؔ اپنا نام آتا ہے

سلام

ذکرِ شبیرؑ میں جس نے بھی بہائے آنسو
اپنے رومال میں زہراؑ نے چھپائے آنسو

اپنی ناکامی پہ روئیں گے بہت حشر کے دن
غمِ شبیرؑ میں جس نے نہ بہائے آنسو

دھو دیا نامۂ اعمال سیاہی نہ رہی
کام کس وقت میں کس طرح سے آئے آنسو

چند بے آب تھے قطرے جو غمِ شہؑ میں بہے
رشکِ گوہر ہوئے کیسے نکھر آئے آنسو

تیری مظلومی کی حد ہو گئی بس ہائے حسینؑ
نام لب پر ادھر آیا اُدھر آئے آنسو

اُجڑا گھر دیکھا جو زینبؑ نے مدینے آ کر
ہوک اک دل میں اُٹھی اور نکل آئے آنسو

حشر میں شافعِ محشر کا یہی ہوگا سوال
غم میں شبیرؑ کے کس کس نے بہائے آنسو

جوش میں رحمتِ حق آ گئی فوراً ہی نصیرؔ
دامنِ تر میں جو کچھ میں نے دکھائے آنسو

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas